تعمیر حیات لکھنؤ

پندرہ روزہ

مجلس صحافت و نشریات دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

جلد نمبر ۲۴ | ۲۵ مئی سنہ ۱۹۸۷ء مطابق ۲۷ رمضان ۱۴۰۷ھ | شمارہ نمبر ۱۴

اداریہ

شمس الحق ندوی

عید

رمضان کا انعام ہے

ابھی کل کی تو بات ہے جب رمضان المبارک کا چاند نکلا تھا اور رحمت، مغفرت، اور جہنم کی آگ سے خلاصی کی گھٹا چھائی تھی اور اعلان عام تھا کہ جس کو جو کچھ مانگنا ہے مانگے، مگر اس طرح کہ اس ماہ مبارک میں طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک کچھ کھائے پیئے نہیں میری رضا کی خاطر کھانا پینا چھوڑ دے۔ غیبت، بدکلامی اور لغو باتوں سے بھی پرہیز کرے، جو لوگ باہمت تھے، آقا کے انعام اور داد و دہش کے جویا اور اس کی پکڑ سے خائف تھے، انہوں نے ہمت کی اور گرمی و تپش کی پرواہ کئے بغیر آقا کا حکم بجالانے کے لئے مستعد و کمربستہ ہو گئے جو کم ہمت تھے یا شامت اعمال نے انہیں اس قابل نہ رکھا تھا وہ گرمی و لو کا بہانہ کر کے محروم رہے۔ اللہ رب العزت نے روزہ دار کے لئے ایسے انعام کا اعلان کیا تھا جو کسی اور عمل پر نہیں مل سکتا، خواہ کتنا ہی عظیم الشان ہو، اعلان تھا "الصوم لي وأنا أجزي به" روزہ میرے لئے ہے اور اس کا اجر خود میں ہوں۔ حوریں نہیں، جنت کے قصر و محل نہیں اور ایسی نعمت نہیں جسے مادی عقل سمجھ سکے، بلکہ میں خود اس کا اجر ہوں۔

یہ کون کس سے کہہ رہا ہے، آفتاب ذرے سے نہیں، مخدوم خادم سے نہیں، شاہ گدا سے نہیں، بلکہ خالق مخلوق سے، معبود عبد سے، خدا بندے سے، کیا زمینوں اور آسمانوں کی ساری نعمتیں، ساری برکتیں، ساری بادشاہتیں مل کر بھی اس ایک کے سامنے پیش کی جا سکتی ہیں۔ کیسی محرومی، کیسی دردناک نادانی ہے کہ لتنے ارزاں سودے کو بھی اپنی غفلت و بے پروائی کے نذر کر دیا جائے، مبارک ہیں وہ لوگ جنہیں اس ماہ مبارک کے اس اعلیٰ ترین انعام کے حصول کی خاطر اس ماہ مبارک کے آداب بجالانے کی توفیق ملی، نہ سہی بدرجۂ کمال کمزور و ناتواں بندے نے ایسی جیسی تو کی!

اعلان تھا کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت، اور ایک جب مولائے کریم کی ملاقات کا شرف حاصل ہوگا۔ یہ عید، یہ خوشی وہی افطار کی خوشی ہے، اسی لئے یہ عید عید الفطر کہلاتی ہے، بندوں کو خوشی ہے کہ رب کریم نے ان کے روزے پورے فرما دیئے، انہیں توفیق دی کہ انہوں نے اس ماہ مبارک کی برکتوں سے فیض اٹھایا، ہمت نہ ہار بیٹھے، اسی کے شکرانہ میں وہ دوگانۂ عید ادا کر رہے ہیں۔ نہا دھو کر اپنے کپڑوں میں سے سب سے اچھا جوڑا زیب تن کر کے خوشبو لگا کر "اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد" اپنے رب کی بڑائی بیان کرتے جوق در جوق عیدگاہ کو رواں ہیں، اور فرشتے دو رویہ کھڑے اس پر کشش منظر کا تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ لوگ جب کسی وزیر و سربراہ کے استقبال کا منظر دیکھتے ہیں تو کیسا منہ میں پانی بھر آتا ہے اور رشک آتا ہے، گیا فرشتوں کے اس استقبال و اکرام سے بڑھ کر بھی کوئی اعزاز ہو سکتا ہے، مگر کتنا نادان ہے انسان کہ وہ دنیائے دنی کے چکر میں پڑ کر دنیاوی اعزاز پر تو للچاتا ہے، رشک و حسد کرتا ہے، مگر اس اعزاز و اکرام کو بھول جاتا ہے جو آقا کی طرف سے ہوتا ہے۔

عام معمول و عادت ہے کہ جب کسی شخص کو کوئی بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ اس خوشی میں کچھ خیرات کرتا ہے دوست و احباب کو بھی کھلاتا پلاتا ہے دعوتیں کرتا ہے، روزوں کے مکمل ہو جانے کی خوشی ایسی ہی عظیم الشان ہے کہ اس کے شکرانہ میں محتاجوں و ضرورتمندوں پر خرچ کیا جائے اور کھلایا جائے، اسی لئے صدقۂ فطر واجب کر دیا گیا کہ مبادا کوئی بندہ بے خیالی و غفلت میں اس عظیم الشان خوشی کے بعد کچھ خرچ کرنے سے محروم نہ رہے، کھانا اور کھلانا ایسا ضروری قرار پایا کہ عید کے دن روزہ جیسا عظیم الشان عمل بھی حرام قرار پایا، کوئی حد ہے اپنے بندوں کے ساتھ، خاک کے ان پتلوں کے ساتھ آقا کے لطف و کرم کی! وہ اپنے مومن بندوں کو کس کس طرح سے نوازتا ہے ان بندوں کو جو اپنے کو اقراری مجرم ثابت کرتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں اور

نگران اعلیٰ

مولانا ابو العرفان ندوی

مجلس ادارت

شمس الحق ندوی

محمود الازہار ندوی

خط و کتابت کا پتہ:

نیجر "تعمیر حیات"

پوسٹ بکس نمبر ۹۳

ندوۃ العلماء۔ لکھنؤ۔ انڈیا۔

زر تعاون

سالانہ :	پینتیس ۳۵ روپے
ششماہی :	پچیس ۲۵ روپے
فی پرچہ :	ایک روپیہ پچاس پیسے

بیرون ملک

بحری ڈاک، اجملہ ڈاک : ۱۰ ڈالر

فضائی ڈاک

ایشیائی ممالک :	۲۰ ڈالر
افریقی ممالک :	۲۰ ڈالر
یورپ و امریکہ :	۲۰ ڈالر

نوٹ

ڈرافٹ سکریٹری مجلس صحافت و نشریات لکھنؤ کے نام سے بنائیں اور دفتر تعمیر حیات کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔

اس دائرہ میں اگر سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس شمارہ پر آپکا چندہ ختم ہو چکا ہے لہٰذا اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ دین و ادب کا یہ خادم، ندوۃ العلماء کا ترجمان، آپ کی خدمت میں پہنچتا رہے تو سالانہ چندہ مبلغ پینتیس ۳۵ روپے ارسال فرمایئے یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ چندہ یا خط بھیجتے وقت اپنا نمبر خریداری لکھنا نہ بھولیں

شب قدر

قرآن و حدیث کی روشنی میں

مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی

(ایڈیٹر: البعث الاسلامی)

زندگی کی حقیقتوں پر ایمان لانے کے بعد شب قدر جیسی کھلی ہوئی صداقت پر ایمان لانے اور اس پر یقین کرنے میں کسی شک اور تردد کی گنجائش نہیں ہے کوئی ایسی حقیقت نہیں ہے جس کے لئے کسی تاویل و تشریح کی ضرورت ہو بلکہ قرآن کریم نے اس عالم آشکارا حقیقت کو بڑی وضاحت کے ساتھ نہایت کھلے ہوئے الفاظ میں بندۂ مومن کو مخاطب کرتے ہوئے اس طرح بیان کیا ہے کہ شب قدر کی عظمت کو تم کیا جانو، یہ شب قدر ہزار مہینے سے زیادہ افضل ہے، اس رات میں فرشتے اور روح القدس اپنے رب کے حکم سے آسمان سے نازل ہوتے ہیں تاکہ ہر کام کا انتظام خود سنبھال لیں، یہ رات اجالا ہونے تک امن و امان اور سلامتی کا پیغام ہے۔

اور جب زندگی کے مسائل کا انتظام آسمان والے پروردگار کے حکم سے اس کے مقرر کردہ فرشتے اپنے ہاتھ میں لے لیں تو اس کے نتائج امن و سکون اور سلامتی و حفاظت ہی کی شکل میں ظاہر ہوں گے۔ گویا شب قدر کا سب سے بڑا انعام امن و امان اور یکسوئی و سلامتی ہے ظاہر ہے زندگی کی سب سے بڑی اور اولین ضرورت امن و امان ہے۔ جس کے بغیر زندگی کامیاب نہیں قرار دی جا سکتی۔

رمضان کے روزوں سے عہدہ برآ ہونے والے مومن اور اس کی تمام سختیوں کو جھیل کر اپنے خدا کے حکم کے سامنے سرنگوں ہونے والے انسان، بھوک پیاس کی شدت کو برداشت کر کے نفس کو قابو میں رکھ کر اطاعت کا مظاہرہ کرنے والے بندے کے لئے دنیا میں اللہ تعالیٰ نے شب قدر جیسی نعمت عطا فرائی ہے، اور یہ ایک ایسی رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ بندوں پر پوری طرح متوجہ رہتے ہیں اور ان کی ضرورت کو پوری کرنے اور ان کے جائز مطالبات کو تسلیم کرنے کے لئے بار بار انہیں توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

ہے کوئی معافی چاہنے والا، کہ میں اسے معاف کر دوں۔

ہے کوئی عافیت طلب کرنے والا کہ میں اسے عافیت عطا کر دوں۔

ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ میں اسے روزی عنایت کروں۔

ہے کوئی سوال کرنے والا، کہ میں اس کے سوال کو پورا کر دوں۔

یہ اور اسی طرح کے اور بہت سے اشارات پروردگار عالم کی طرف سے بندوں کی طرف پہنچائے جاتے ہیں اور فائدہ اٹھانے والے بندے اس سے پورا فائدہ اٹھاتے ہیں جو لوگ موقع کی تلاش میں رہتے ہیں اور شب قدر کی جستجو میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے، وہی لوگ اس رات کی برکتوں اور اس کے فوائد سے دامن بھرنے کی عزت حاصل کرتے ہیں۔

شب قدر کی اہمیت کے لئے یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ قرآن مجید جو اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب ہے اور اسی رات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"انا انزلناہ في ليلۃ القدر، وما ادراك ما ليلۃ القدر، ليلۃ القدر خير من الف شهر۔"

بے شک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا، اور تم کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا چیز ہے، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے کہ۔

انا انزلناہ في ليلۃ مباركۃ انا كنا منذرين، فيها يفرق كل امر حكيم، امرا من عندنا انا كنا مرسلين۔"

بے شک ہم نے اس کتاب کو ایک مبارک رات میں اتارا۔ بے شک ہم تو ڈرانے والے اور راستہ دکھلانے والے ہیں، اس رات میں تمام حکمت کے کام فیصل پاتے ہیں، یہ ہمارے حکم ہی سے ہوتا ہے اور ہمیں پیغمبروں کو بھیجنے والے ہیں:

شب قدر ماہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے اس رات کو پوری طرح سے متعین نہ کرنے میں خدا کی بہت بڑی حکمت ہے اسلئے کہ اگر متعین کر دی جاتی تو بہت سے لوگ اسی رات میں عبادت کر کے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی مرادیں مانگ کر رہ جاتے۔ اور مزید عبادت و دعا کی ضرورت نہ سمجھتے اس لئے اس کے مخفی رکھنے میں دین کی بہت بڑی مصلحت ہے، البتہ جمہور علمائے امت کا خیال ہے کہ رمضان کی ستائیسویں رات کے شب قدر ہونے کا امکان قوی ہے۔

حدیث کی مشہور کتاب بیہقی اور درمنثور میں حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے، یعنی اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں، یا رمضان کی آخری رات میں بھی ہو سکتی ہے۔ جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے اس رات میں عبادت کرے، اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اس رات کی منجملہ اور راتوں کے ایک علامت یہ ہے کہ وہ بہت روشن کھلی ہوئی ہوتی ہے۔ صاف و شفاف ہوتی ہے نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی، بلکہ معتدل۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انوار کی کثرت کی وجہ سے چاند کھلا ہوا ہے اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے، اس رات کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی صبح کو سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے اور بالکل ہموار ٹکیہ کی طرح نظر آتا ہے جیسے چودھویں رات کا چاند، اس صبح کو اللہ تعالیٰ نے آفتاب کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا ہے۔

علمائے اسلام کا بیان ہے کہ شب قدر میں کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اس کے حضور میں سجدہ ریز ہوتی ہے اور اس کی تسبیح اور پاکی بیان کرنے میں مصروف ہو جاتی ہے، ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ کو رمضان کی آمد پر ایک طویل خطبہ دیا اس میں یہ بات خاص طور سے اور اہمیت کے ساتھ بیان فرمائی کہ دیکھو ایک عظیم الشان اور مبارک مہینہ تم پر سایہ فگن ہونے والا ہے اس مہینہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ حضور نے شب قدر کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ اس مہینے میں جو شخص کوئی نیک کام کرتا ہے تو اس کی حیثیت دوسرے دنوں کے فرض عبادت کے برابر ہوتی ہے اور اس مبارک مہینہ میں جو کوئی فرض ادا کرتا ہے تو اس کا درجہ دوسرے دنوں کے ستر فرض کے برابر ہوتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک مبارک مہینے کا انتظام فرمایا ہے اس مہینے میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا گویا وہ ہر طرح کے خیر سے محروم رہ گیا اور اس مبارک رات کے خیر اور اس کی برکتوں سے وہی شخص محروم رہ سکتا ہے جو واقعۃً محروم القسمت ہو۔

بخاری کی ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔" اور یہ اخیر عشرہ بیسویں روزے کا دن گذار کر اکیسویں شب سے یعنی سورج غروب ہونے کے بعد ہی سے شروع ہو جاتا ہے۔

بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ دنیا میں نازل ہوتے ہیں اور اس شخص کے لئے جو کھڑے یا بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہا ہو اور عبادت میں مشغول ہو دعائے رحمت کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول اگر شب قدر کا پتہ چل جائے تو مجھے کیا دعا مانگنی چاہئے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہنا چاہئے۔ "اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عني" (اے میرے اللہ آپ بڑے معاف کرنے والے ہیں اور معاف کرنے کو پسند کرتے ہیں لہٰذا مجھے بھی معاف کر دیں۔

شب قدر در اصل بندوں کے لئے خدا کا انعام ہے۔ لیکن انعام کی یہ رات ان روزہ دار بندوں کے لئے ہے جو صحیح معنوں میں روزے اور عبادت کا اہتمام کرتے ہیں اللہ کو خوش کرنے والی باتوں پر توجہ دیتے ہیں اور نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اس سے سچی محبت کرتے ہیں اور اسکی شریعت پر پوری طرح عمل کرتے ہیں ستائیسویں رمضان کی رات کو بہت سے مسلمان شب قدر کے انتظار میں رہتے ہیں اور اس رات کو وہ جاگ کر گذار بھی دیتے ہیں۔ لیکن اس کے اصل انعام اور رضائے الٰہی کے تحفہ سے محروم رہتے ہیں اس لئے کہ وہ شب قدر کو محض ایک جشن یا ایک تاریخی اہمیت والی رات تصور کرتے ہیں لیکن اس رات میں کس طرح اللہ کو خوش کرنے والے اعمال کرنے چاہئیں اور اسے قریب کرنے والی عبادتوں کا اہتمام کرنا چاہئے اور کس طرح دعا اور مناجات میں مشغول رہنا چاہئے ان تمام پہلوؤں سے وہ غافل رہتے ہیں کاش ہم شب قدر کی اہمیت اور اس کی اصل روح سے واقف ہو کر اس سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے۔

(بشکریہ آل انڈیا ریڈیو۔ لکھنؤ)

اس پر نازاں نہیں ہوتے بلکہ عیدگاہ جاکر اپنے مالک کے حضور سر جھکاتے اور کہتے ہیں آقا ہم روزہ ویسا تو رکھ نہ سکے جیسا رکھنا چاہئے تھا تراویح ویسی تو نہ ادا کرسکے جیسی ادا کرنی چاہئے تھی، رمضان المبارک کی راتوں کے وہ آداب تو نہ بجالا سکے جو بجالانا چاہئے تھا، مگر ہم اعتراف قصور کے ساتھ آپ کے جود و کرم کے امیدوار ہیں آپ سخی داتا ہیں ہم محتاج و گداگر، لائے کچھ نہیں ہیں مگر لینے کی بہت آس لگا کر آئے ہیں اور آپ وہ ہیں کہ اپنے در کے بھکاریوں کو محروم نہیں واپس کرتے ہیں، یہ عید اسی لئے عید ہے کہ آپ اپنے دربار کے سوالیوں سے

کہتے ہیں جاؤ ہم نے قبول کرلیا ہزار عیب اور کمی کے باوجود قبول کرلیا، تم بخشے بخشائے اپنے گھروں کو واپس جاؤ، پھر خطا کروگے پھر معاف کروں گا، مگر دیکھو خطا و نافرمانی اپنی عادت نہ بنانا میری رحمت تمہیں میری پکڑ سے غافل نہ کردے، بھول چوک ہو تو ہم معاف کریں گے، دیدہ دلیری دکھاؤگے تو میری پکڑ بھی سخت ہے، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنھوں نے روزہ رکھا اور اس کے فضائل سے حتی المقدور فائدہ اٹھایا، اور آج عید کے دن افطار کی پہلی خوشی حاصل ہورہی ہے۔

عید

اپنے خدا سے رشتہ جوڑو شیطانوں کے بازو توڑو

آغا شورش کاشمیری

حسن شبستاں، روح گلستاں، بزمِ عزیزاں، جلوۂ جاناں
صبح نگاراں، شامِ بہاراں، خندۂ خوباں، حلقۂ یاراں
لشکرِ باطل لرزاں لرزاں، خیلِ حریفاں ترساں ترساں
عشق کی دولت پنہاں پنہاں، درد کی لذت عریاں عریاں
اپنے خدا سے رشتہ جوڑو، شیطانوں کے بازو توڑو
انسانوں سے ڈرنا چھوڑو، اللہ اللہ دعوتِ قرآں
کعبۂ دل کا ذرہ ذرہ لعل بدخشاں، دانۂ مرجاں
شمع فروزاں، شعلہ پیچاں، ماہ درخشاں، نیرِ تاباں
جد و جہد کے میدانوں میں منزلِ نو کا پرچم ہوں گے
دیوانوں کے چاک گریباں، فرزانوں کے جیب و داماں

تاج ہاؤس
شادی بیاہ کے پر مسرت موقع پر سامان کی فراہمی کیلئے
تاج ٹینٹ ہاؤس
کی خدمات حاصل کریں
علیم الرحمٰن خاں ایم۔ اے ۹۹ تاج ٹینٹ ہاؤس نیو تاج مارکیٹ بھوپال

عید کے چاند خدا تجھ کو سلامت رکھے

احمد ندیم قاسمی

عید کے چاند تجھے میرے تبسم کی قسم
ولولے جاگ اٹھے ہیں دلِ افسردہ میں
میری رگ رگ میں اٹھا ہے تلاطم باشوق
اس ادا آئی ہے پھر حسرتِ پژمردہ میں

پھر افق پر وہ چمکنے لگی طارق کی جبیں
کشتیاں بڑھتی چلی آتی ہیں طوفانوں میں
پھر صدا آتی ہے فاروقؓ کی تکبیروں کی
غلغلے اٹھتے ہیں پھر نجد کے میدانوں میں

پھر مرے ہاتھ میں ہے قوت فولاد گداز
پھر مری روح میں ہے مشعلِ عرفاں کی جھلک
ٹھوکریں کھاتی ہے پھر میرے قدم میں شاہی
میری دہلیز پہ پھر کانپ کے جھکتا ہے فلک

وہ نظر آتے ہیں گذرے ہوئے لشکر کے نشاں
دور سے تیرتی آتی ہے جرس کی آواز
پھر نظر آتا ہے سدرہ پہ نشیمن اپنا
پھر ثریا سے بھی کچھ اونچی ہے میری پرواز

پھر محمدؐ کی تجلی سے ہے لبریز یہ آنکھ
پھر ابوبکرؓ کی پرنور جبیں یاد آئی!
پھر فضاؤں میں لپکتی ہے وہ فاروقؓ کی تیغ!
پھر علیؓ کی مجھے گفتارِ حسیں یاد آئی

عید کے چاند تری ابھری ہوئی نوک کے پاس
روح ابلیس کو روتے ہوئے دیکھا میں نے
دست شداد کو شل دیکھا ہے اور اس کے قریب
بختِ فرعون کو سوتے ہوئے دیکھا میں نے

عید کے چاند خدا تجھ کو سلامت رکھے
ترے دامن سے مجھے بوئے بہار آئی ہے
پھر کہستاں سے ہوا نعرۂ توحید بلند
کفر کے سر پہ اجل ہو کے سوار آئی ہے!

بقیہ: عالم اسلام

دشمار دیتے ہوئے مسٹر حید میرم نے کہا کہ ۱۹۸۴ میں ۱۹۸۷ سے تیس احمدآباد کے چار فسادات میں ہوئیں، جو ۵ تا ۷ جنوری، ۲۲ تا ۲۴ جنوری، ۲۶ تا ۳۰ مارچ اور ۹ تا ۱۷ جولائی ۱۹۸۶ء کو ہوئے۔ انھوں نے مزید بتایا کہ اول ۲۶-۲۷ مارچ شمہ باٹا ۹ تا ۱۶ اگست اور شرودھ ۱۷ تا ۲۰ ستمبر کے فسادات میں بھی متعدد افراد ہلاک ہوئے جبکہ نوادہ (بہار) میں دس رام نگٹ، بنگلور اور میسور کرناٹک میں ۲۰، سیہور مدھیہ پردیش میں ۸، ناسک پانول اور امراوتی (مہاراشٹر) میں سترہ ہوئیں۔ میرٹھ، الہ آباد میں ۱۲ افراد ہلاک ہوئے ان تمام فسادات میں ۸-۷ کروڑ روپے سے زائد مالیت کی املاک کے نقصانات ہوئے ہیں۔

عید کے مختلف دور

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

عید کئی دوروں سے گذری ہے، ایک عید وہ تھی، اصل عید جو ہر معنی سے عید تھی وہ بھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی، آپ کی موجودگی سے بڑھ کر عید کا کوئی تحفہ نہیں، اس وقت صحابہ کرامؓ زبان حال سے کہتے ہوں گے۔

انبساط عید دیدن روئے تو
عیدگاہ ما غریباں کوئے تو

پھر حقیقی عید وہ تھی جب صبح وشام فتوحات کی خبریں آتی تھیں اور اسلام کے قلمرو میں برابر اضافہ ہورہا تھا اور ہر روز روز عید اور ہر شب شب برات کا مصداق، کوئی دن خالی نہ جاتا تھا کہ مسلمان کا پرچم اقبال کسی نئی جگہ پر نہ لہرائے اور مسلمانوں کا ستارۂ اقبال کسی نئے افق سے طلوع نہ ہو۔ اس وقت عید کیا تھی۔

عید آزاداں شکوہ ملک و دیں

وہ بھی عید تھی اور حقیقی عید تھی۔ عید کی نماز پڑھنے کے لئے جب مسلمان جاتے تھے تو ایک رمضان کے ۲۹ یا ۳۰ روزوں ہی کا شکر نہیں ادا کرتے تھے بلکہ ان کا دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے ترانۂ شکر سے لبریز ہوتا تھا، ان کے ہر بن مو سے الحمدللہ کی صدا آتی تھی اور جس وقت الحمدللہ کہتے تھے یا عید کا ترانہ اور عید کی تکبیرات پڑھتے تھے یا عید کی حمد و تہلیل بیان کرتے تھے تو اس وقت کا دائرہ صرف رمضان تک ہی محدود نہیں ہوتا تھا بلکہ پوری زندگی کو حاوی تھا، زندگی کے ہر شعبہ میں ان کو نئی نئی کامیابیاں نظر آتی تھیں دل مسرتوں سے لبریز، دماغ اعتماد اور بلندی کے احساس سے مخمور نہیں تو معمور، کم سے کم سینہ ان تمام تمناؤں سے حوصلہ مندیوں سے، مسرتوں سے، احساسات سے معمور تھا، جو چپ و راست چاروں طرف انہیں گھیرے ہوئے رہتی وہ حقیقی عید تھی۔

اس کے بعد صدیوں تک عید اسی طرح رہی۔ اسلام کا قافلہ برابر آگے بڑھتا رہا اور اسلام کا سیلاب تمام حدود کو چھوڑ کر برابر اقدام کی حالت میں تھا اس وقت بھی یہی حالت تھی۔ سہ

عید آزاداں شکوہ ملک و دیں

وہ عید بغداد کی ہو یا دمشق کی عید ہو یا دہلی کی عید ہو، اس وقت کی عیدان مسرتوں سے ملی ہوئی تھی اور عید کی نقل نہیں تھی بلکہ وہ حقیقی عید تھی، اس کے بعد آہستہ آہستہ وہ عید جس کو کہہ سکتے ہیں کہ۔

عید محکوماں ہجوم مومنین

یعنی اب عید کا حاصل یہ رہ گیا ہے کہ مسلمان جتنی تعداد میں عام طور پر نہیں جمع ہوتے اتنی ہی تعداد میں جمع ہو جائیں تو سمجھئے کہ وہ مسلمانوں کی عید ہے۔ اس کو عید کہہ لیجئے اور جس جگہ پر جمع ہو جائیں اس کو عیدگاہ کہہ لیجئے۔ مظلوم اور یہ ذلت برداشت کرنے والے زیادہ بہتر لباس میں اور زیادہ دھوم دھام کے ساتھ آئیں اس کو عید کا دن سمجھ لیجئے تو آج ہماری عید وہی ہے کہ عید کی حقیقی خوشی ناپید ہے۔ لیکن بہرحال انسان تو قیامت تک رہے گا، مسلمان نشیب و فراز سے گذرتے رہیں گے، اس امت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر یہی ہے۔ وہ زندہ جاوید امت ہے اس کو قیامت تک رہنا ہے، زندگی تبدیلیوں سے بھری ہوئی ہے اس میں نشیب و فراز آتے رہتے ہیں۔

زندگی نام ہی تبدیلیوں کا ہے تو زندہ کے لئے تو تبدیلیوں سے گذرنا ناگزیر ہے جو زندہ نہیں جو تبدیلیوں سے نہ گذرے نشیب و فراز سے نہ گذرے۔

وہ درخت شاداب درخت نہیں جس میں بہار و خزاں نہ آئے جس میں پتے جھڑ نہ ہوں، جس کی شاخیں نہ چھانٹی جائیں اس کو کوئی دیوار کا نقش، اس کو فن تعمیر کا کوئی نمونہ کہہ لیجئے، اس کو آثار قدیمہ کی کوئی چیز کہہ لیجئے، لیکن درخت اسی کو کہیں گے جو ان تمام مرحلوں سے گذرتا ہے، کبھی بہار آئے تو ایسی بہار آئے کہ اس کی پتی پتی مسکرا رہی ہو اس کی رگ رگ ہنس رہی ہو اس کے چاروں طرف مسرتیں برس رہی ہوں، اور خزاں آئے تو ایسی آئے کہ وہ پورا درخت نوحہ کناں اور مرثیہ خواں ہو اور اس کو دیکھ کر لوگوں کے آنسو نکل آئیں مگر درخت وہی ہے جو بہار سے بھی گذرے اور خزاں سے بھی گذرے، یہ امت ایک سدا بہار درخت ہے یہ امت کوئی فن تعمیر کا نمونہ نہیں یہ امت کوئی تاج محل نہیں یہ امت کوئی قطب مینار نہیں جو کھڑا ہے تو کھڑا ہے۔ تاج محل بن گیا تو بن گیا، یہ ایک درخت ہے اور درخت میں شادابی بھی آتی ہے اور خشکی بھی آتی رہتی ہے ــــ تو امت کے لئے ان تبدیلیوں سے گذرنا ناگزیر ہے، لیکن ایک چیز ہے جو ناقابل تبدیلی ہے وہ اس امت کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہے فاتح ہو جب بھی روزہ رکھے گی، مفتوح ہو جب بھی روزہ رکھے گی کثیر ہو جب بھی، اور اگر اس کو فتح ملے گی تو اسی نماز روزہ کے راستے سے ملے گی اور اگر ذلت اس کے نصیب میں آئے گی تو اس میں کوتاہی کرنے کے سبب آئے گی۔ یہ تبدیلیاں اس کی خارج میں ہیں لیکن اس کے اندرون میں کوئی تبدیلی نہیں اس کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمیشہ قائم رہے گا، جہاں کہیں اور جس خطۂ زمین میں ہو نماز پڑھتی ہوئی روزہ رکھتی ہوئی نظر آئے گی، سب نہیں لیکن اس کی اتنی بڑی تعداد جو یہ ثابت کرتی ہے کہ ابھی دین زندہ ہے اور ابھی قیامت نہیں آئی اور امت نے مجموعی انحراف اور ارتداد کا راستہ اختیار نہیں کیا ہے۔ آج ہم مرکز اسلام سے اتنی دور جگہ پر بیٹھ کر، یہاں جو لوگ ہیں کم سے کم ان کے بارے میں بھی یہی خیال کیا جاسکتا ہے اور کرنا چاہئے کہ ان سب نے روزہ رکھا ہے اور آج وہ عید کا انعام لینے یہاں آئے ہیں۔

عید کے دن

مجیب بستوی

فضل ہے اس کا اسی کا ہے کرم عید کے دن
چھڑ گیا تذکرۂ شاہِ امم عید کے دن

آپ ہیں میرے تصور کی گذرگاہوں میں
آپ کا مجھ کو ملا نقشِ قدم عید کے دن

منتظر آپ کا میں صبح سے تا شام رہا!
آپ آئے نہیں بس اتنا ہے غم عید کے دن

آنکھ میں غنچے نوازش کے نچوڑے ہم نے
یوں لیں آپ سے اخلاص سے ہم عید کے دن

شادمانی کا یہ دن ہے تو رہیں خوش ورنہ
ہم بھی آئیں گے نظر چشم بہ نم عید کے دن

عید میں ذکر خدا فکر رسولِ عربی
ہو اگر جھکے گا اللہ کی قسم عید کے دن

آج تقدیر کے چہرے سے اٹھانا ہے نقاب
آج جنبش میں رہیں سیف و قلم عید کے دن

اب تو سینے سے ذرا سینہ ملا لیں ہم لوگ
اب تو مل جل کے کریں کار اہم عید کے دن

اے مجیب یہ ہے مسرت کی گھڑی غم کیسا
یہ خوشی دیکھئے دل سے نہ ہو کم عید کے دن

گذارش خط و کتابت نیز منی آرڈر کرتے وقت اپنا خریداری نمبر کا حوالہ دینا نہ بھولیں خریداری نمبر یاد نہ ہونے کی صورت میں کم سے کم جس نام سے آپکا مجوب رسالہ جاری ہے اس کی وضاحت ضرور فرمائیں منی آرڈر کوپن پر صاف صاف خوشخط پتہ لکھیں اگر جدید خریدار ہوں تو اس کی صراحت ضرور کردیں جوابی طلب امور کے لئے جوابی خطوط ارسال فرمائیں۔
منیجر

عید

محمود الازہار ندوی

اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ تم نے مجھے راضی کردیا

جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے تو اس کا نام آسمانوں پر لیلۃ الجائزہ (انعام کی رات) لے لیا جاتا ہے اور جب عید کی صبح ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں وہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں اور راستوں کے سروں پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور ایسی آواز سے جس کو جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے، پکارتے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس کریم رب کی درگاہ کی طرف چلو جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے اور بڑے سے بڑے قصور کو معاف کرنے والا ہے، پھر جب لوگ عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہٗ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں، کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کرچکا ہو، وہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے معبود اور ہمارے مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے۔ تو حق تعالیٰ شانہٗ فرماتے ہیں کہ اے فرشتو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کردی اور بندوں سے خطاب فرماکر ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندو مجھ سے مانگو میری عزت کی قسم آج کے دن اپنے اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کروگے عطا کروں گا اور دنیا کے بارے میں جو سوال کروگے اسی میں تمہاری مصلحت پر نظر کرونگا میری عزت کی قسم کہ جب تک تم میرا خیال رکھوگے میں تمہاری لغزشوں پر ستاری کرتا رہونگا (اور ان کو چھپاتا رہوں گا) میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم میں تمہیں مجرموں (اور کافروں) کے سامنے رسوا اور فضیحت نہ کروں گا، بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، تم نے مجھے راضی کردیا اور میں تم سے راضی ہوگیا، پس فرشتے اس اجر و ثواب کو دیکھ کر جو اس امت کو افطار کے دن ملتا ہے خوشیاں مناتے ہیں۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عید

نماز عید واجب ہے جو رمضان المبارک کی عبادات کی توفیق کے شکریہ کے طور پر ادا کی جاتی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"ولتکبروا اللہ علیٰ ماھداکم"

اور تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی'

ابن حبان میں ہے کہ ہجرت کے دوسرے سال ۲ ہجری میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی شاندار فتح کے بعد واپس تشریف لائے تو اس کے آٹھ دن کے بعد عید الفطر آئی کیونکہ رمضان کے روزے اسی سال ماہ شعبان میں فرض ہوتے تھے یہ مسلمانوں کے لئے خاص طور پر مسرت کا موقع تھا، کئی باتیں تھیں جن کی خوشیاں اکٹھی ہوگئیں تھیں اور مسلمانوں کی پہلی عید تھی اس سے پہلے مسلمانوں کے پاس اجتماعی خوشی کے اظہار کا کوئی تصور ہی نہ تھا۔ ابوداؤد میں ہے کہ حضرت انس رضی فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو اہل مدینہ کے دو دن تھے جن میں وہ کھیلتے اور خوشی مناتے تھے فرمایا یہ دو دن کیسے ہیں، وہ بولے کہ زمانہ جاہلیت میں ہم ان دو دنوں میں خوشی منایا کرتے تھے۔ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے عوض ان سے دو اچھے اور بہتر دن دیئے ہیں۔ عید الاضحیٰ اور عید الفطر۔ اس کے بعد آپ نے عید کا اہتمام فرمایا اور اس دن اپنا بہترین لباس زیب تن فرمایا، آپ کا معمول تھا کہ جمعہ اور عیدین کے موقع پر غسل فرماتے تھے اور خصوصی لباس پہنتے تھے۔

بخاری اور مسلم کی روایت ہے کہ عید الفطر کے دن آنحضرت صلعم کا طریقہ یہ تھا کہ آپ صبح اٹھ کر غسل فرماتے تھے لباس تبدیل کرنے کے بعد خوشبو لگاتے پھر کوئی میٹھی چیز کھاتے، اس کے بعد عید کی نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ آپ شہر سے باہر عید کی نماز پڑھتے، راستے میں قدرے بلند آواز سے عید کی تسبیح کا ورد کرتے جاتے، نماز سے پہلے نہ اذان دی جاتی اور نہ اقامت کہی جاتی نماز کے بعد حضورؐ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوجاتے اور بجائے منبر کے اپنے عصا مبارک کے سہارے کھڑے رہتے۔ لوگ صفیں باندھے آپ کے سامنے بیٹھے رہتے۔ خطبہ میں آپؐ لوگوں کو ضروری ہدایات اور نصیحتیں کرتے اس کے بعد اجتماعی دعا فرماتے اور پھر لوگوں سے ملاقات کرتے، اس کے بعد واپس تشریف لے جاتے، جس راستہ سے مسجد کی طرف آتے واپسی پر اسے چھوڑ کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کرتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مدینہ کے ارد گرد بڑے بڑے میدان تھے جہاں نماز عید ادا کی جاتی تھی، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسلمانان مدینہ کے ساتھ کھلے میدان میں عید الفطر ادا فرماتے تھے، آپ کا معمول یہ تھا کہ عیدگاہ میں جس راستہ سے جاتے واپسی پر وہ راستہ تبدیل کرلیتے۔ حضرت خالد بن سعید رضی سے روایت ہے کہ اس میں حکمت یہ تھی کہ مومن کے اس نیک کام میں زیادہ سے زیادہ لوگ گواہ ہوں۔

ویسے آپ کی حیات طیبہ میں ایک موقع ایسا بھی آیا کہ آپ کو عید کی نماز مسجد میں ادا کرنا پڑی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عید کے موقع پر مدینہ منورہ میں بھی بڑی زوردار بارش ہوئی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی نے کچھ دیر انتظار کیا لیکن اس روز اللہ کی رحمت مدینہ پر زیادہ مہربان تھی، جب بارش نہ رکی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز مسجد میں پڑھائی۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز ادا کرنے کاشانۂ نبوت سے باہر تشریف لاتے تو حضرت بلال رضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے ہوتے، ان کے ہاتھوں میں ایک حربہ (چھوٹا سا نیزہ) ہوتا جو اصحمہ نجاشی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور تحفہ ارسال کیا تھا، جب زبیر حبشہ سے واپس آئے تو نجاشی نے تین حربے تحفۃً بھجوائے، جب یہ حربے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے گئے تو ایک آپ نے خود رکھ لیا دوسرا حضرت عمر رضی کو عطا فرمایا اور تیسرا حضرت علی رضی کو۔ حضرت بلالؓ کے ہاتھ میں وہی حربہ ہوتا تھا، راستے میں تمام مسلمان آپؐ کے ساتھ شریک ہوجاتے اور یوں ایک جلوس کی شکل میں ہم عیدگاہ پہنچتے، حضرت بلال رضی جب نیزہ لے کر عیدگاہ میں داخل ہوتے تو اس مقام پر اسے گاڑتے جہاں حضورؐ نماز عید کے لئے امامت فرماتے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عیدگاہ میں نماز عید ادا فرماتے صرف بارش کے موقع پر مسجد نبوی میں نماز عید ادا فرمائی، فقہاء فرماتے ہیں کہ عیدگاہ میں عید کی نماز ادا کرنا مسجد سے افضل ہے، زاد المعاد میں ہے کہ عیدگاہ مدینہ کے مشرقی کنارے پر تھی، اور یہ جنت البقیع کے قریب تھی۔

ایک صحابیؓ سے پوچھا گیا کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز میں حاضر ہوتے؟ فرمایا۔ ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں تشریف لے گئے تو آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر آپؐ نے خطبہ دیا اذان اور تکبیر کا آپ نے ذکر نہیں کیا، پھر عورتوں کی صفوں کی طرف تشریف لے گئے، انہیں وعظ و نصیحت کی، اور صدقے کی ترغیب دلائی۔ میں نے عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف ہاتھ بڑھاتیں اور زیورات اتار کر بلالؓ کو دے دیتی جو ایک چادر میں ان صدقات کو جمع کرتے جاتے۔ (بخاری و مسلم)

ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عید کی نماز کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل تشریف لے جاتے۔ جابر رضی فرماتے ہیں آپ عید کے دن عیدگاہ کے راستے میں اختلاف کرتے (بخاری) یعنی جس راستہ سے جاتے اس سے واپس نہ آتے بلکہ راستہ بدل لیتے، اس کے چند مقاصد تھے۔ سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے اجتماع اور کثیر تعداد کو زیادہ سے زیادہ کفار دیکھیں اور ان سے مرعوب ہوں، ان پر مسلمانوں کی اجتماعی قوت اور شان و شوکت عیاں ہو۔ اور دونوں راستے مسلمانوں کی نماز اور ایمان کے گواہ بن جائیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے ضرور طاق تعداد میں چھوارے کھالیتے (بخاری) مگر عید الاضحیٰ کے دن نماز سے پہلے کچھ نہ کھاتے واپس آکر قربانی کرتے اور اس کا گوشت تناول فرماتے آپؐ خطبہ اکثر کھڑے ہوکر دیتے، عیدگاہ میں نہ تو کوئی منبر لے جایا جاتا اور نہ وہاں بنایا گیا، البتہ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ کچا چبوترہ بنوا دیا جاتا۔ حضرت براء رضی کہتے ہیں کہ عید کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک کمان پیش کی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر (ٹیک لگا کر) خطبہ دیا۔

(ابوداؤد)

خلیفۃ المسلمین حضرت عمر بن عبدالعزیز کی عید

رمضان المبارک کا آخری ہفتہ گرمی اپنے شباب پر، اگلے ہفتہ عید آرہی تھی جو نئی نئی امنگوں، خوشیوں اور رنگینیوں کی خوشخبری لارہی تھی، دمشق کے بازاروں میں گہما گہمی ہر طرف سجاوٹ اور رونق ہی رونق تھی، عید کی تیاریاں بڑے زور و شور سے ہو چکی تھیں، وزراء، امراء کی بیگمات بچے، عزیز و اقارب سب کے سب خریداری میں مصروف تھے ہر چھوٹا بڑا اپنے اپنے والدین کے ساتھ بازار جاکر نئی نئی پوشاکیں خرید رہے تھے کہ بچہ دوڑتا ہوا محل سرا میں آیا اور ماں سے لپٹ کر زار و قطار رونے لگا، اپنے لعل کو روتا دیکھ کر بے قرار ہوگئیں، سر اٹھایا آنسو پوچھے، پیار کیا، پوچھا کیا بات ہے تمہیں کس نے رلایا، کیا کسی دوست نے کچھ کہہ دیا، بچہ اور زور زور سے رونے لگا، ماں نے بے چین ہوکر سینے سے لگالیا، میرے لعل میں نہ کہتی تھی کہ گرمی اپنے شباب پر ہے، بڑے بڑے بچے بھی روزہ نہیں رکھ رہے ہیں، تم نے اتنی کم عمری میں روزے رکھنا شروع کردیئے شاید تمہیں پیاس لگی ہے، بچے نے آنسو پونچھے اور کہا امی جان خدا کی قسم مجھے روزہ نہیں لگ رہا ہے نہ پیاس ستارہی ہے ماں نے محبت سے پیار کرتے ہوئے کہا پھر میرے چاند رونے کا کیا سبب ہے۔ دیکھو اگلے ہفتے عید آرہی ہے اپنے ابو کے ساتھ عیدگاہ جانا وہاں بڑی رونق ہوگی، بچہ تڑپ کر بولا اسی وجہ سے تو میں رو رہا ہوں کہ اگلے ہفتہ عید ہے، میرے سارے دوست جو میرے ابو کے وزیروں اور ملازموں کے بچے ہیں۔ سب کے سب نئی نئی زرق برق پوشاکیں پہن کر عیدگاہ جائیں گے، آپ کہتی ہیں کہ تمہارے کپڑے میں ہاتھ سے دھو دوں گی وہی ہاتھ کے دھلے ہوئے کپڑے پہن کر عیدگاہ جانا، دیکھو موسیٰ، خالد، جابر، عباس، کتنے عمدہ کپڑے خرید کر لائے ہیں، مجھے تو ابھی سے شرم آرہی ہے میں عیدگاہ نہیں جاؤں گا، بچہ یہ کہہ کر پھر زور زور سے رونے لگا، ماں اب سمجھیں کہ بچہ کیوں رو رہا ہے، خود بھی اشکبار ہوگئیں پھر جلدی سے آنسو پونچھے اور کہا میرے لعل ابھی ابھی آپ کے ابو دربار سے آئیں گے میں تمہیں بھی نئی پوشاک منگوا دوں گی، بچہ خوش ہوگیا، ابو کا انتظار کرنے لگا اور ہنستے ہوئے بولا امی جان عباس بھی ویسے ہی منگوانا جیسی طارق لایا ہے، بڑی خوبصورت ہے ہاں ہاں بیٹا میں سب کچھ منگوا دوں گی اب تم سو جاؤ۔

تھوڑی دیر گذری تھی کہ امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلافت کا کام ختم کرکے محل سرا میں تشریف لاتے، کپڑے اتار کر آرام کرنا ہی چاہتے تھے کہ بیوی نے غمگین لہجے میں کہا امیر المومنین میری جان آپ پر فدا، اگلے ہفتے عید آرہی ہے بچہ نئی پوشاک کے لئے ضد کر رہا ہے اس کے سارے دوست زرق برق پوشاکیں خرید کر لے آئے ہیں بچہ بہت بے چین ہے۔ ابھی روتے روتے سوگیا ہے۔

خلیفہ وقت حضرت عمر بن عبدالعزیز نے سر جھکا کر فرمایا، فاطمہ تمہیں تو معلوم ہے کہ مجھے صرف ۱۰۰ درہم ماہوار ملتے ہیں، کھانے پینے کا گذارا اور ایک ملازم کی تنخواہ بڑی مشکل سے پوری ہوتی ہے، کھانے پینے سے بچے تو کپڑوں کی باری آئے۔ رہا بیت المال وہ صرف غریبوں، فقیروں، یتیموں، اور بیواؤں کا ہے۔ میں تو صرف اس کا امین ہوں اس کا تو دل میں خیال کرنا بھی گناہ ہے۔ بیشک میرے آقا میرے سرتاج آپ بالکل صحیح فرمارہے ہیں لیکن بچے تو ناسمجھ ہیں ضد کر رہے ہیں دیکھئے نا بچے کے موٹے موٹے آنسوؤں کے نشان اب تک رخساروں پر موجود ہیں فاطمہ نے جواب دیا۔

اچھا ایسا کرو کہ اگر تمہارے پاس کوئی چیز ہو تو اس کو فروخت کردو، بچوں کی خوشی تو پوری ہوجائے گی، امیر المومنین نے بڑی خاموشی سے جواب دیا۔ فاطمہ نے فوراً کہا یا امیر المومنین جس دن آپ تخت خلافت پر رونق افروز ہوئے تھے تو میرے تمام زیورات آپ نے بیت المال میں جمع کروا دیئے تھے بلکہ وہ قیمتی ہار جو میرے والد عبدالملک نے یادگار کے طور پر مجھے دیا تھا آپ نے وہ بھی جمع کروا دیا تھا اب تو میرے پاس سوائے آپ کی محبت اور فرمانبرداری کے کچھ بھی نہیں۔

امیر المومنین نے سر جھکا لیا بڑی دیر تک سوچتے رہے ماضی نے کروٹ لی سارے حالات آنکھوں کے سامنے آگئے۔ اپنا بچپن، جوانی، خوش پوشی، نفاست یاد آنے لگے، جب وہ زمانہ یاد آیا کہ جو لباس ایک بار پہن لیتے تھے دوبارہ زیب تن نہ کرتے تھے، جس گلی یا بازار سے گزر جاتے تھے وہ راستے گھنٹوں خوشبوؤں سے مہکتے رہتے تھے۔ ایک عبا نہیں سیکڑوں زرق برق عبائیں پڑی رہتی تھیں تو آنکھوں میں آنسو آگئے، فاطمہ اپنے ہر دلعزیز شوہر کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر بے قرار ہوگئیں کہا اے امیر المومنین مجھے معاف کر دیجئے گا۔ بولے نہیں فاطمہ اپنا بچپن یاد آگیا تھا، پھر بیت المال کے داروغہ کو ایک خط لکھا کہ آپ براہ مہربانی ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی بھیج دیں اور ملازم کو بلا کر خط دیا اور کہا کہ ابھی یہ خط داروغہ کے پاس لے جاؤ اور جو کچھ وہ تمہیں دیں احتیاط سے لانا، تھوڑی دیر بعد ملازم خالی ہاتھ واپس آگیا، فاطمہ کا دل دھک سے ہوگیا، ملازم خط کے جواب میں خط ہی لایا جس میں لکھا تھا یا خلیفۃ المسلمین آپ کے حکم کی تعمیل سر آنکھوں پر، لیکن اے امیر المومنین کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہ سکتے ہیں اور جب یہ یقین نہیں کہ کب اور کس وقت مالک حقیقی کے دربار سے بلاوا آجائے، تو پھر غریبوں، یتیموں، بیواؤں کے مال کا حق کیوں پیشگی اپنی گردن پر رکھتے ہیں۔ امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ یہ جواب پڑھ کر بے چین ہوگئے، آنکھوں میں آنسو آگئے بے ساختہ فرمایا داروغہ تم نے مجھے ہلاکت سے بچالیا۔

اگلے ہفتے عید اپنی پوری رعنائی کے ساتھ آئی، دمشق کے بازاروں اور امراء و وزراء کے محلات کی رنگینیاں عروج پر تھیں ہر طرف رونق ہی رونق، ہر فرد خوش و خرم، بچے، بوڑھے، جوان سب کے سب زرق برق اور قیمتی لباس زیب تن کئے ہوئے عیدگاہ کی طرف دوڑے چلے آرہے تھے لیکن فلک نے دیکھا دمشق نے دیکھا، ہر خاص و عام نے دیکھا کہ تاجدار عرب خلیفۃ المسلمین امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اپنے بچوں کا ہاتھ پکڑے ہاتھ کے دھلے ہوئے کپڑے زیب تن کئے ہوئے خراماں خراماں عیدگاہ کی طرف جارہے ہیں۔ آج بچے رو نہیں رہے ہیں بہت خوش ہیں چہرے آفتاب و ماہتاب کی طرح چمک رہے ہیں، کیونکہ آج ان کی نظر اس ناپائیدار دنیا پر نہیں بلکہ جنت کی پاک و پاکیزہ پوشاک پر ہے۔ کیونکہ ان کے والد خلیفہ وقت نے ان کو سمجھا دیا تھا کہ اصل گھر دنیا نہیں جنت ہے۔

چند بہترین دینی کتابیں

تالیف۔ قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی سابق پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

قاموس القرآن ● تمام الفاظ قرآنی کے معانی اور ان کی مکمل صرفی و نحوی تشریح۔ اہم الفاظ پر مستند مفسرین و محدثین کے افادات کی روشنی میں جامع و مدلل نوٹ۔ معارف قرآن کی مستند انسائیکلوپیڈیا۔ صفحات ۸۰۰ مجلد -/۳۵

بیان اللسان ● تیس ہزار قدیم و جدید الفاظ کی عربی اردو ڈکشنری۔ ہر لفظ کی مکمل تشریح مع اعراب، ترتیب انگریزی ڈکشنریوں کے طرز پر، آخر میں ضمیمہ الفاظ جدیدہ۔ آفسیٹ کی اعلیٰ طباعت۔ صفحات ۹۲۲ مجلد -/۵۰

سیرت طیبہ ● سیرۃ نبوی پر ایک جدید و مستند کتاب۔ سہل انداز بیان دل نشیں، اہم واقعات پر قرآن کریم کی روشنی میں بصیرت افروز تبصرے۔ مجلد -/۲۰

شہید کربلا ● خلافت راشدہ کے عہد زریں پر جامع تبصرہ۔ دشمنان اسلام کی سازشوں کی نقاب کشائی، یزید کی ولی عہدی کی شرعی حیثیت، شہادت امام حسینؓ کے جگر پاش مناظر حدیث و تاریخ کی روشنی میں۔ مجلد -/۱۵

کلام عربی ● آسان طریقہ پر عربی سکھانے والی بہترین کتاب -/۵

محصول بذمہ خریدار۔ پتہ انگریزی میں بھی لکھیں۔

MAKTABA ILMIYA QAZI STREET MEERUT (U.P.)

مکتبہ علمیہ قاضی منزل قاضی اسٹریٹ میرٹھ

اعلان

ہوش ربا گرانی اور پوسٹنگ فیس اچانک تین گنا ہوجانے کی وجہ سے ہم نے تعمیر حیات کے چندہ میں اضافہ کے بارے میں رائے لی تھی۔ ہمارے قارئین نے بڑے حوصلہ اور دینی جذبہ کے ساتھ اس کو قبول کیا۔ لہٰذا تعمیر حیات کا سالانہ چندہ ۳۵ روپے یکم جولائی سے کردیا گیا ہے، امید ہے کہ ہمارے معاونین اپنا زر تعاون بھیجتے وقت مذکورہ اضافہ کو ملحوظ رکھیں گے۔ فی شمارہ کی قیمت بدستور ۲/۵۰ رہیگی۔

(ادارہ)

سوال جواب

محمد طارق ندوی

سوال:- نماز عیدین سے قبل نوافل پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:- نماز عیدین سے قبل نوافل عیدگاہ میں جاکر پڑھنا بالاتفاق درست نہیں ہے البتہ جانے سے پہلے اور گھر واپس آکر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال:- اگر کوئی شخص عیدین کی نماز میں ایسے وقت شریک ہو کہ امام تکبیریں کہہ چکا ہو تو اب وہ کیا کرے۔

جواب:- اگر کوئی شخص عیدین کی نماز میں قیام میں اگر شریک ہو تو فوراً نیت باندھ کر تکبیرات کہے اگرچہ امام قرأت شروع کرچکا ہو اور اگر رکوع میں شریک ہوا ہو اور غالب گمان ہے کہ تکبیروں سے فارغ ہوکر امام کا رکوع مل جائے گا تو نیت باندھ کر تکبیر کہہ دے اس کے بعد رکوع میں جائے، ورنہ نیت باندھنے کے بعد رکوع میں چلا جائے اور وہاں بجائے تسبیح کے تکبیریں کہے لیکن حالت رکوع میں تکبیریں کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے اور دوسری تکبیریں کہنے سے پہلے امام سر اٹھاتے تو یہ بھی کھڑا ہو جائے بقیہ تکبیریں اسے معاف ہیں۔

سوال:- اگر کسی کی ایک رکعت عیدین کی نماز چھوٹ جائے تو جب وہ اس کو ادا کرے تو کس طرح ادا کرے۔

جواب:- اگر کسی کی ایک رکعت عیدین کی نماز چھوٹ جائے تو جب وہ اس کو ادا کرے گا تو پہلے قرأت کرے اس کے بعد تکبیر کہے، اگرچہ قاعدہ کے موافق پہلے تکبیر کہنا چاہئے تھا لیکن اس طرح سے دونوں رکعتوں کی قرأت میں تکبیر فاصل ہوجاتی ہے اور یہ کسی کا مذہب نہیں ہے اسلئے اس کے خلاف حکم دیا گیا ہے۔

سوال:- کیا جس شخص پر حج فرض ہو جائے اسے جلدی کرنی چاہئے۔

جواب:- ہاں جس شخص پر حج فرض ہو جائے اسے جلد از جلد کرنا چاہئے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو اسے جلدی کرنی چاہئے اس لئے کہ اسے بیماری آسکتی ہے اس کی سواری گم ہوسکتی ہے یا اسے کوئی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ (احمد، ابن ماجہ)

حضرت ابن عباسؓ ہی سے دوسری روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کی ادائیگی میں جلدی کرو اس لئے کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اسے کب کوئی رکاوٹ پیش آجائے۔ تاخیر سے حج ساقط نہیں ہوتا ہے۔

سوال:- حج کی فرضیت کے لئے جو استطاعت شرط ہے اس میں مندرجہ ذیل امور شامل ہیں۔

(۱) زادراہ، (۲) اور سواری۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا اے اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ کے ارشاد "من استطاع الیہ سبیلاً" میں سبیل سے کیا مراد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زادراہ اور سواری۔ (ترمذی)

زادراہ سے مراد یہ ہے کہ انسان کے پاس رہنے کے گھر اور ضرورت کے سامان کو چھوڑ کر اتنا مال ہو جو اس کے مکہ معظمہ تک آمد ورفت اور وہاں کے مصارف کے علاوہ اس کے پیچھے گھر والوں کی گذر اوقات کے لئے کافی ہو اور سواری سے مراد آمد ورفت کا ذریعہ ہے۔ خواہ سواری اس کی اپنی ہو یا کرایہ کی سواری کی یہ شرط صرف اس وقت ہے جب کہ مکہ معظمہ سے مسافت دور ہو۔ اگر مسافت کم ہو اور پیدل چل کر مکہ معظمہ پہنچنا ممکن ہو تو سواری کی شرط نہیں ہے۔

(۳) حاجی کو راستے میں کسی جانی یا مالی نقصان کا خطرہ نہ ہو خواہ سفر خشکی کا ہو یا سمندر کا اگر راستہ میں خطرہ ہو تو حج فرض نہیں ہوتا ہے۔

عورت پر بھی حج اگرچہ اسی طرح فرض ہے جس طرح مرد پر، لیکن اس کے لئے استطاعت کے مفہوم میں مذکورہ بالا امور کے علاوہ ایک چیز یہ بھی شامل ہے کہ حج کے سفر میں اس کا خاوند یا کوئی بھی محرم ہو اگر کوئی محرم ساتھ نہ ہو تو حج فرض نہیں۔ یہ شرط اس وقت ہے جب کہ مکہ معظمہ کی مسافت تین دن یا اس سے زائد ہو اگر اس سے کم ہو تو خاوند یا محرم رشتہ دار کی شرط نہیں ہے۔

س:- اگر امام اپنی داڑھی قینچی سے کاٹے اور ایک انچ برابر رکھے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

ج:- ایسے شخص کی امامت مکروہ ہے ایک مشت سے کم داڑھی رکھنا جائز نہیں ہے۔

اعلان

ڈرافٹ سکریٹری مجلس صحافت ونشریات لکھنؤ کے نام بنائیں، منی آرڈر تعمیر حیات کے نام ارسال کریں، چک سے ہرگز رقم نہ بھیجیں۔

(ادارہ تعمیر حیات)

قصیدہ

مدح

امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

• ڈاکٹر طفیل احمد مدنی

محبت ہی وہ جذبہ ہے جو تڑپاتا ہے انساں کو — مسلسل چھیڑتا رہتا ہے جو تار رگ جاں کو
محبت ہی تو درس اولیں ہے ہر پیمبر کا — محبت ہی سے نور معرفت ملتا ہے انساں کو
محبت سے ذرا آگے مودت پھر عقیدت ہے — بھلا ملتی ہے جس سے آدمی کے دین وایماں کو
محبت کے بجائے بغض پنہاں ہو اگر دل میں — تو وہ کیا خاک دیکھے گا کسی کے روئے تاباں کو
لہٰذا چھیڑ اے دل پھر محبت کا کوئی نغمہ — منور کردے جو اس محفل تاریک ویراں کو
جو بھر دے سب کے سینوں کو سرور وکیف ومستی سے — سکوں بخشے جو ہر انساں کے ذہن پریشاں کو
کہا دل نے چلو آغاز کرتے ہیں مدینے سے — جہاں کے رہنے والوں نے سنوارا بزم امکاں کو
جہاں یکجا ہیں وہ سب جن کی الفت حاصل دیں ہے — بھلا سکتا نہیں ذہن مسلماں جن کے احساں کو
نبیؐ، صدیقؓ، و فاروقؓ و غنیؓ، حیدرؓ بھی تو ہیں — نہ دیکھا ہو تو دیکھ آؤ کبھی اس شہر خوباں کو
یہ چاروں دین کے وہ گوہر نایاب ہیں جن سے — محبت اور عقیدت رکھنا لازم ہے مسلماں کو
اور اب کرتا ہوں سنئے پیش نذرانہ عقیدت کا — امیر المومنیں حضرت عمرؓ فاروق ذیشاں کو
اگرچہ سچ یہ ہے تعریف و توصیف عمرؓ کرنا — دکھانا ہے چراغ اے دوست گویا مہر تاباں کو
مگر بہر سعادت اور حصول خیر کی خاطر — میں دوڑاتا ہوں میدان سخن میں فکر جولاں کو
قلم تھرا رہا ہے رعب فاروقی ہے کچھ اتنا — سمیٹے دے رہا ہے دبدبہ کاغذ کے داماں کو
شب تاریک کیا جانے فروغ مہر تاباں کو — کوئی بدذوق کیا سمجھے جمال روئے جاناں کو
عمرؓ بس نام ہے ایمان وعمل کے ایسے پیکر کا — کہ جس کی شخصیت پر ناز ہے خود دین وایماں کو
عمرؓ تاریخ اسلامی کا وہ مینار ہے جس سے — ضیائے عدل وحق پہنچی جہان کور چشماں کو
پیمبر کی دعا پر ہی عمرؓ ایمان لے آئے — شرف حاصل ہوا یہ کب کسی مرد مسلماں کو
انہیں کے حسب منشا کتنی ہی آیات اتری ہیں — ہے واقف اس سے وہ جو مستقل پڑھتا ہے قرآں کو
لگاؤ خود ہی اندازہ ذرا اس کے مراتب کا — نبیؐ نے "یا اخی" کہہ کر پکارا جس مسلماں کو!
عمرؓ کے مستقل کہنے ہی پہ صدیق اکبرؓ نے — کیا تھا مجتمع قرآں کے اجزائے پریشاں کو
بھلا سکتی نہیں ہے تا قیامت فقہ اسلامی — عمرؓ کے اجتہادی فیصلوں اور ان کے احساں کو
انہیں کے عہد زریں میں غلامان محمدؐ نے — مسخر کرلیا تھا سرزمین روم وایراں کو!
ادھر ہیبت تھی اتنی کانپتے تھے قیصر وکسریٰ — ادھر تھا عدل ایسا ڈر نہ تھا کوئی بھی دہقاں کو
کوئی مذہب نہ پیدا کرسکا ایسا کوئی پیرو — مرتب کردیا ہو جس نے آئین دبستاں کو
دکھایا تھا عمرؓ ہی نے فلسطین کا سفر کرکے — مساوات واخوت کا نمونہ چشم حیراں کو
کبھی خود اونٹ پر بیٹھے کبھی خادم کو بٹھایا — بایں صورت کیا طے اس رہ دشوار وویراں کو
صدائے "الجبل یا ساریہ" دی تھی مدینے میں — سنائی دی صدا ایران میں یہ اہل ایماں کو
بفرمان خدا خط نیل کو لکھ کر کیا جاری — دکھائی یہ کرامت بھی عمرؓ نے چشم انساں کو
نہ جانے کتنے گل اسلام پیدا کرچکا لیکن — عمرؓ وہ گل ہے جس پر ناز ہے سارے گلستاں کو
عمرؓ کے ماسوا ایسا کوئی حاکم نہیں ملتا — کہ جس کے بوریے پر رشک ہو تخت سلیماں کو
زمانہ یاد کرتا ہے ابھی تک عہد فاروقی — تھی حاصل اوج ومعراج ترقی جب مسلماں کو
مورخ سب ادا کرتے ہیں مسلم ہوں کہ مستشرق — عقیدت کا خراج دلنشیں فاروق ذیشاں کو
عمرؓ کی ذات وہ ذات گرامی ہے خدا شاہد — چمکنا جس نے سکھلایا زمانے میں مسلماں کو
کہاں تک طول دوں اس منقبت کو مختصر یہ ہے — عمرؓ کی ذات پر ہے فخر ہم سب اہل ایماں کو
عمرؓ جیسا ہی پیدا کر کسی کو پھر خداوندا — رفو کردے جو پھر اسلام کے چاک گریباں کو
نہ ممنون کرم کیوں ہو طفیل اس شخص کا جس نے
فروزاں تر کیا اسلام کی شمع فروزاں کو!

وداع رمضان

سید محمد ثانی حسنی

رحمت حق آئی قسمت ور چلے — سجدہ ریزی کو خدا کے گھر چلے
نعمتوں سے گود بھرنے خوش نصیب — زاہدان باصفا بڑھ کر چلے
وا ہوئے در بزم رحمت کے تمام — اہل درد و سوز کھنچ کھنچ کر چلے
گلشن رحمت کی ہر دم سیر کی — اپنے دامن کو گلوں سے بھر چلے
رہ گئے محروم ہم ہی کم نصیب — جھاڑ کر دامن کو اپنے گھر چلے
"شمع کی مانند اس کی بزم میں — چشم تر آئے تھے دامن تر چلے"
قدر نعمت کی نہ کچھ ہم کر سکے — بوجھ عصیاں کا لئے سر پر چلے
ہائے رے حسرت نصیبی وائے غم — "کس لئے آئے تھے اور کیا کر چلے"
نور سمٹا چاندنی پھیکی پڑی — سر چھپانے کو مہ و اختر چلے
ماہ رحمت کے شب و روز و سحر — ہر طرف تم نور برسا کر چلے
تم سے ملتی تھی دلوں کو تازگی — تم چلے ارمان سارے مر چلے
الفراق اے ماہ رمضاں الفراق — زخم دل پر کیا لگے نشتر چلے
آئے رحمت کو لئے ہر سال تو — تیری رحمت کی ہوا گھر گھر چلے
ایک جھونکا تیری رحمت کا ادھر — بہر الطاف اے کرم گستر چلے
ہوں نہ ہوں یہ لطف کے دن پھر نصیب — اور دور بادۂ کوثر چلے
اور بھی کچھ اور بھی کچھ اور بھی — جانے کب در بند ساقی کر چلے
"ساقیا اب لگ رہا ہے چل چلاؤ
جب تلک بس چل سکے ساغر چلے"

مطالعہ کی میز پر

محمود الازہار ندوی

تبصرے کے لئے دو نسخے آنا ضروری ہے

۱۔ نام کتاب: العلم والعلماء، طلب علم کا ماضی وحال
تالیف: مولانا عبدالروف رحمانی جھنڈا نگری
ملنے کا پتہ: ناظم سراج العلوم جھنڈا نگر پوسٹ بڑھنی، ضلع بستی
قیمت: سات روپے سائز $\frac{20\times30}{16}$
طباعت متوسط سنہ طباعت ندارد

مولانا کا مذکورہ کتابچہ طلب علم کے سلسلہ میں طلباء کو سامنے رکھ کر لکھا گیا ہے یہ علماء سلف کے جدوجہد کے دلگداز تذکرو دل عبرت انگیز قصوں اور بصیرت افروز نمونوں کا دلکش مرقع ہے۔ آغاز طلباء عزیز سے خطاب سے ہوتا ہے جس میں علم کی فضیلت، اساتذہ کا احترام، علماء سلف کا مطالعہ، مطالعہ میں پابندی وانہماک اور درس میں ضبط وحفظ کے سبق آموز واقعات مذکور ہیں نیز امراء اور حکام کی علم کی قدر دانی، علماء سلف کی علمی وتصنیفی کاوشں کا بہت دل پذیر انداز میں ذکر کیا گیا ہے جس کے اثرات قاری اور خاص طور سے طلباء کے ذہن ودماغ پر اچھے پڑتے ہیں۔

یہ کتابچہ حصول علم کی تشویق وترغیب میں اردو میں لکھی گئی کتابوں "علماء سلف" اور "نابینا علماء" کی طرح ایک قابل قدر اضافہ ہے اور طلباء کا اس کا مطالعہ کرنا افادیت سے خالی نہیں ہے۔

۲۔ نام کتاب:۔ رسالہ تردید حاضر وناظر
اول ——— دوم
مؤلف: مولانا عبدالروف خاں رحمانی
قیمت: دس روپے سائز $\frac{20\times30}{16}$
طباعت متوسط سنہ طباعت ندارد صفحات ۱۰۶

زیر نظر رسالہ تردید حاضر وناظر مولوی عتیق الرحمن بریلوی کی کتاب "جزالانبیاء" کے جواب میں تالیف کی گئی ہے جو انھوں نے مؤلف کی تالیف جوابات حاضر وناظر کی تردید میں لکھی تھی۔

یہ رسالہ بریلوی فرقہ کے مشہور عقیدہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر وناظر ہیں اور اس کے ثبوت میں جو دلائل پیش کئے گئے ہیں ان کا عقلی ونقلی جواب دیا گیا ہے اور یہ واضح کیا گیا ہے "جزالانبیاء" کے مؤلف نے لفظی اور معنوی غلطیاں کی ہیں اس کی طرف نشاندہی کی گئی ہے نیز قرآنی آیات کے ذریعہ اور حدیث رسول (مسلم) اور اقوال مفسرین کی نحوی صرفی منطقی علم معانی اور تاریخی، علم فلسفہ، علم کلام، علم اسماء الرجال علم اصول فقہ کے جو غلط حوالے و ترجمے کئے ہیں اور جن عبارتوں میں تناقض ہے اس کے علاوہ عبارتوں میں بھی خیانت کی ہے ان پر گرفت کی گئی ہے اور اس کو علمی وعقلی طور پر غلط ثابت کیا گیا ہے۔ یہ واضح رہے کہ ائمہ اربعہ میں سے کوئی بھی علم غیب کا قائل نہیں جب کہ ان تمام ائمہ کرام کا حضورؐ کی ذات سے تعلق ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔

۳۔ نام کتاب: دلائل توحید باری تعالیٰ
از: مولانا عبدالروف صاحب رحمانی
ناشر: شعبہ نشر واشاعت جامعہ سراج العلوم السلفیہ جھنڈا نگر نیپال۔
تقطیع: ۲۰×۳۰ صفحات ۱۲۸ قیمت درج نہیں

توحید باری تعالیٰ کو عقل اور صحابہ کرام کے عمل وواقعات اور مشاہدات کے ساتھ ساتھ توراۃ، انجیل، یوحنا، مرقس، اور برہمن گرنتھ سے ثابت کیا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ توحید کے جو لوگ قائل نہیں وہ کس کس طرح کی حیلہ جوئیاں کرتے ہیں اور اپنے دل کو تسکین دینے کے لئے کیسی کیسی توجیہات کرتے ہیں۔ غیر اللہ کا نافع وضار ہونا کہیں سے ثابت نہیں ہے اور ان سے اس قسم کا عقیدہ رکھنا مشرکانہ عمل ہے۔ کتاب کلام سے زیادہ واعظانہ ہے اور عام لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

۴۔ نام کتاب تحقیق مسنہ
مولف: مولانا عبدالرحیم صاحب رحمانی
تقطیع: ۲۰×۳۰ صفحات ۳۲

مذکورہ کتابچہ قربانی کے جانور سے متعلق ہے جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ گائے، بکری مسنہ یعنی دانتا ہونا چاہئے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب جانور دو سال پورے کر چکا ہو اور تیسرے سال میں قدم رکھے، اس طرح بھیڑ کا بچہ (جذعہ) جو ایک سال پورا کر کے دوسرے سال میں قدم رکھے، فقہاء کے مسلک یعنی جذعہ چھ ماہ کا بچہ اور مسنہ یکسالہ بچے کے خلاف ہے البتہ گائے بکری کے دانتے ہونے پر سب کا اتفاق ہے مگر یہ سوال مختلف فیہ رہ جاتا ہے کہ جانور دانتا کب ہوتا ہے۔ اس کی تشریحات الگ الگ ہیں اور وہی مابہ نزاع ہے اور مولانا نے جو تحقیق اس امر میں پیش کی ہے وہ محل نظر ہے۔

۵۔ نام کتاب:۔ فریضۂ حج، ہدایات ومعلومات
مصنف: محمد افتخار علی
ناشر:۔ رضا کلا تھ ہاؤس نخاس لکھنؤ۔
صفحات: ۳۲

اسلام کے چوتھے رکن حج سے متعلق یہ رسالہ ہے عام لوگوں کو سامنے رکھ کر یہ رسالہ مرتب کیا گیا ہے اس میں حج کی فرضیت سے لیکر احکام ومسائل اور اعمال حج وغیرہ کو بالترتیب ذکر کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ حاجی حج ادا کرنے میں کن اشیاء سے احتراز کرے۔ اس رسالہ کا حجاج کے ہمراہ رہنا مفید ہے۔

۶۔ نام کتاب: اپنی کہانی اپنی زبانی
از: عبدالمجیب سہالوی
قیمت: پندرہ روپے سنہ اشاعت ۱۹۸۶ء
صفحات: ۱۶۰ تقطیع ۲۰×۳۰
ملنے کا پتہ:۔ دانش محل، امین آباد لکھنؤ

جناب عبدالمجیب سہالوی صاحب سے کون واقف نہیں آپ مدتوں قومی آواز میں گلوریاں لکھتے رہے اور قومی آواز سے آپ کا چولی دامن کا ساتھ رہا ہے قومی آواز کے نکلنے سے لیکر بند ہونے تک آپ اس میں گلوریاں لکھتے رہے جو بہت پسند کی جاتی تھیں جس میں آپ مرزا صاحب اور بیگم صاحبہ کی زبان میں حدیث الناس اور حدیث الشہر بہت خوبی سے طنز ومزاح میں پیش کرتے تھے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ مجیب صاحب ندوہ کے اس دور کے ہیں جس دور میں ندوہ نے مولانا عبدالسلام قدوائی مولانا محمد عمران خاں ندوی اور رئیس احمد جعفری ندوی پیدا کئے زیر نظر کتاب میں مجیب صاحب نے اپنی زندگی کے احوال وکوائف سے لیکر طالب علمی ملازمت اور ریٹائر ہونے تک کے حالات کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ نیز ندوہ میں ہم درس طلباء اور رفقاء کمرہ کے ساتھ ساتھ اساتذہ کرام کو بھی بڑے اچھے انداز سے ذکر کیا ہے یونیورسٹی کی تعلیم کا زمانہ کا قیام جامعہ ملیہ اسلامیہ میں دوران تعلیم رفقاء اور اساتذہ کے ساتھ دوران ملازمت اور خاص طور سے قومی آواز کا ذکر مع تعارف کے ساتھ اور ہر اس شخص کا ذکر آگیا ہے جس کا مجیب صاحب سے کسی طرح کا بھی واسطہ پڑتا ہو۔

۷۔ نام کتاب: گرد سفر
از: ڈاکٹر عرفان بارہ بنکوی
قیمت: بارہ روپے تقطیع ۱۸×۲۲
صفحات: ۱۱۲
ملنے کا پتہ دانش محل، امین آباد، لکھنؤ

زیر نظر کتاب ڈاکٹر عرفان بارہ بنکوی کی غزلوں کا مجموعہ ہے جو پیشہ کے اعتبار سے ایک ڈاکٹر ہیں مگر شعر وسخن کے ذوق نے اور دلچسپی نے ان کو اس میدان میں لے آئی یہ مجموعہ اس لحاظ سے تحسین کی نظر سے دیکھا جائے گا کہ اس میں سیاسی اخلاقی اور فلسفیانہ اشعار کا تذکرہ جا بجا ملتا ہے جو ایک اچھی علامت ہے اور قابل ستائش ہے۔

۸۔ نام کتاب: حرف زائد
از: منظمی صدیقی سلونوی
قیمت: پندرہ روپے
تقطیع: ۲۲×۱۸ صفحات ۱۲۸
ملنے کا پتہ: نم کے جیدن۔ بارہ بنکی

زیر نظر مجموعہ کلام مختلف اصناف پر مشتمل ہے اس کا زیادہ تر حصہ جدید شاعری پر ہے اور اس کے عناوین اس سے زیادہ جدید ہیں البتہ کتاب کا آغاز نعت سے ہوا ہے بحر شعر وسخن کے اس مجموعہ میں جو زبان اور خیالات اور افکار پیش کئے گئے ہیں وہ قاری پر کوئی اثر چھوڑنے سے قاصر ہیں۔ **

غزل

روشن جتر پوری

زباں پر دل کی باتیں اہل دل لایا نہیں کرتے
ہجوم غم میں گھر کر بھی وہ گھبرایا نہیں کرتے
گلہ ان کے تغافل کا کریں یا اپنی قسمت کا
وہ کیوں پہلا سا اب احسان فرمایا نہیں کرتے
بہت لگتا ہے دل جب آپ ہوں موجود محفل میں
قرار آتا نہیں جب آپ خود آیا نہیں کرتے
میرے زخموں پہ نامحرم کرتے آئے ہیں نمک پاشی
کسی مجروح کو اس طرح سمجھایا نہیں کرتے
اشارہ ان نگاہوں کا ملا ہے جب سے اے روشن
ہزاروں غم ہوں ہم خاطر میں کچھ لایا نہیں کرتے

* * * * * *

عالم اسلام

محمود الازہار ندوی

جامعۃ الامام محمد بن سعود میں حفظ قرآن لازمی

سعودی عرب کی اسلامی یونیورسٹی (محمد امام محمد بن سعود یونیورسٹی) نے حفظ قرآن کو اپنے طلبہ کے لئے لازمی قرار دیدیا ہے اس فیصلہ کے تحت اب شروع سے لے کر ڈاکٹریٹ تک تعلیمی مراحل مکمل کرنے والا طالب علم خود بخود حافظ قرآن ہو کر نکلے گا، یونیورسٹی نے مختلف تعلیمی مراحل کے لئے قرآن کے بعض اجزاء حفظ کرنے ضروری قرار دیا ہے اس طرح گریجویشن سے ایم۔ اے کے مرحلے میں داخلے کے لئے کم از کم پانچ پاروں کا حافظ ہونا لازمی ہو گیا ہے، محمد بن سعود یونیورسٹی کا صدر دفتر ریاض میں واقع ہے اور اسی یونیورسٹی کے تحت دو سال پہلے شاہ عبدالعزیز کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔

افغانستان سے وطن واپس آنے والے روسی فوجیوں کو مشکلات کا سامنا

روسی ذرائع ابلاغ نے افغانستان سے وطن واپس آنے والے روسی فوجیوں کی مشکلات کا اعتراف کیا ہے جس کے مطابق روسی فوجی نہ صرف عوام بلکہ اپنے خاندان کے مخالفانہ ردعمل اور نوکر شاہی کی بے حسی کا شکار ہوتے ہیں ایک روسی کمانڈر یوری زدرمن نے روزنامہ پراودا کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ وہ اپنے ملک واپسی کے لئے بے تاب رہتا تھا لیکن یہاں آنے کی خوشیوں کے صلے میں اسے بے حد تکالیف کا سامنا کرنا پڑا، روسی کمانڈر کے مطابق اسے افغانستان سے واپس آنے والے فوجیوں کے ساتھ نوکر شاہی کا سلوک دیکھ کر بہت دکھ ہوتا ہے۔ یوری زدرمن نے اپنے ایک ساتھی کی حالت بیان کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ٹانگوں سے محروم یہ فوجی وطن واپس آیا تو سرکاری فلیٹ کے گراؤنڈ فلور میں رہائش کے لئے اس کی درخواست مسترد کر دی گئی۔ پراودا نے ایک اور روسی کمانڈر یوری دوخنین کے انٹرویو کا حوالہ دیا ہے، جسے بیماری کے پیش نظر فوجی ملازمت سے نکال دیا گیا تھا، یوری دوخنین کے مطابق اسے نہ صرف اپنے شہر کے لوگوں کی بلکہ گھر میں بھی مخالفانہ ردعمل دیکھنا پڑا، روسی فوجی نے دکھ بھرے لہجے میں کہا کہ اسے اپنے معالج کی سرد مہری برداشت کرنی پڑی، جو علاج کرتے وقت یہ کہہ کر دھتکار دیتا تھا کہ وہ اسے افغانستان بھیجنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔

نیم کمیونسٹ روزنامہ بزرباٹ نے ترکی کی صورتحال پر ایک تجزیئے میں کہا ہے کہ ترکی میں فوج جمہوریت اور سیکولرزم کی اصل محافظ ہے فوج کے بغیر ترکی جمہوریت اور سیکولرزم کی راہ پر نہیں رکھا جا سکتا، ترکی میں اسلام کے زور میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، مدرسے زیادہ تعداد میں کھل رہے ہیں اور مساجد نمازیوں سے بھری ہوئی ہے، اسلامی اصولوں میں عمل کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ترکی اسلامی مملکت بن جائے گا لیکن اگر موجودہ صورتحال جاری رہی تو اسلامی ملکوں کے ساتھ ترکی کے رابطوں میں اضافہ ہو جائے گا، خاص طور سے معاشی مفادات کے تحت ترکی اپنے پڑوسی مسلم ملکوں کے ساتھ تعلقات میں اضافہ کر سکتا ہے۔

آخر میں اخبار نے لکھا ہے کہ ترکی اور اس کے پڑوسی مسلمان ملکوں کے درمیان معاشی تعلقات میں اضافہ کا عمل پہلے ہی جاری ہے اگر فوج حکومت سے الگ ہو جائے تو ترکی اسلامی رجحانات میں اضافہ ہوگا۔ یاد رہے کہ بزرباٹ ان اخبارات میں شامل ہے جو ایک دوسرے مسلم ملک میں فوج کے ذریعہ اسلام کے نفاذ کی کوششوں کو شدید مخالفت کرتا رہا ہے۔

پاکستان اور افغانستان کے مابین جنیوا کانفرنس

اقوام متحدہ کے توسط سے پاکستان اور افغانستان کے درمیان ۲۵ فروری سے جنیوا میں مذاکرات شروع ہوگئے جہاں ساتویں دور کے تیسرے مرحلے کے مذاکرات کا آغاز ہوا۔ ان مذاکرات کی اہمیت وافادیت کا اندازہ عالمی سطح پر ان کاوشوں سے اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ان مذاکرات سے قبل پاکستانی وزیر خارجہ ماسکو کے ایک روزہ دورہ پر گئے۔ علاوہ ازیں اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے مسٹر ڈیگو کارڈویز افغانستان، پاکستان اور ماسکو سے اپنے پے درپے روابط کے ذریعہ الجھے ہوئے مسائل کو سلجھانے اور حل کرنے کی کوششیں جاری کئے ہوئے تھے اور انہیں روسی حکام نے موجودہ دور کے جنیوا مذاکرات کی کامیابی کے لئے اپنے مکمل تعاون کے یقین دیا تھا اور ان کے دورۂ روس کے موقع پر روسی وزیر خارجہ ایڈورڈ شاوڑنے اور اول نائب وزیر خارجہ یولی وورنتسوف سے ملاقات کے بعد ڈیگو کارڈویز کو اب یقین کی حد تک اطمینان ہو چلا تھا کہ اب کی مرتبہ اس سلسلے میں روس کا موقف بہت حد تک تعمیری اور مثبت انداز کا ہے گا جس میں روس کی ایک لاکھ پندرہ ہزار فوج کی افغانستان سے واپسی کا پروگرام بھی طے پا جائے گا اس میں چار دستاویز پر دستخط ہونے کا امکان تھا۔ (۱) افغانستان اور پاکستان کے درمیان عدم مداخلت کا دو طرفہ معاہدہ۔

(۲) پاکستان سے افغان مہاجرین کی رضاکارانہ طور پر وطن واپسی۔

(۳) سوویت فوجوں کی واپسی۔

(۴) بغاوت کے خاتمہ اور ان عوامل کے درمیان باہمی رابطہ اور بین الاقوامی ضمانتوں کی دستاویزات۔

۱۹۸۶ء میں ۱۸۰ فسادات اور ۱۸۴ ہلاکتیں

مرکزی وزیر مملکت برائے داخلہ مسٹر پی چدمبرم نے بتایا کہ ۸۶ کے دوران کل ۱۸۰ فرقہ وارانہ فسادات ہوئے جن میں ۱۸۴ افراد ہلاک ہوئے ایک سوال کے تحریری جواب میں یہ سرکاری اعداد

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

دعائے مغفرت

دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ہمدرد اور قدردان جناب بابو بھائی مہتا بمبئی کی والدہ کا چار رمضان المبارک کو انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ بڑی صاحب خیر اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں ۲۴ گھنٹہ قبل عمرہ زیارت کر کے واپس ہوئی تھیں۔ چند گھنٹوں کی بہت مختصر علالت کے بعد انتقال فرما گئیں۔ ادارہ تعمیر حیات پسماندگان کی تعزیت کرتا ہے اور قارئین تعمیر حیات سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

بقیہ نتیجہ امتحان

عرفانیہ لکھنؤ
ثانویہ خامسہ

عرفان علی	پاس
شمس الضحٰی	
عبدالسلام	"
عبدالمنان	"
محمد الجبار	"
محبوب عالم	"
فیاض حسن فیضی	"
شعیب بیگ	"
عبدالمتین	"
رئیس عالم	"
عمر حسین	"
آفتاب عالم	"
نیاز الدین	"
محمد علی	"
اقبال احمد	"
وزیر حسین	"
فخر الزماں	[illegible]
محمد حسن	[illegible]
شفاعت اللہ	[illegible]
علیم الدین	[illegible]

دارالعلوم دھارنی

عبدالرؤف	فیل
محمد حنیف	"
اقبال احمد	"
محمد جاوید	"

بھدوہی
عالیہ اولیٰ

نیاز احمد	پاس
معین احمد	مترقی
محمد نعیم	ضمنی۔ انگریزی

دارالتعلیم جاجمؤ۔ کانپور
ثانویہ خامسہ

صفدر علی	پاس
توصیف عالم	"
نصیر احمد	"
جمیل احمد	"
محمد حمزہ	مترقی
اقرار احمد	"
عبدالمتین	"

محب اللہ ندوی۔ مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء
۱۷ رمضان ۱۴۰۶ھ

قارئین تعمیر حیات عید کی تعطیل کی وجہ سے دفتر تعمیر حیات بند رہے گا۔ لہٰذا اس درمیان خطوط کا جواب و دیگر امور کی کارروائی دفتر کھلنے

نتیجہ امتحان سالانہ بابت ۸۶-۱۴۰۷ھ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ہشتم معہد

نام	نتیجہ
حافظ محمد عبدالسمیع کاظمی	پاس
محمد طارق اشرف	〃
فضل الرحمٰن	〃
بدر الاسلام	〃
فیضان احمد عثمانی	〃
جمیل احمد	〃
شیخ محمد عبداللہ	〃
قاضی محمد بابر شکیل	〃
مطیع الرحمٰن	〃
انوار الحق	〃
سید محمد صبیح	〃
پرویز عالم	〃
محمد جنید قریشی	〃
ضیاء اللہ	〃
نظام الدین	〃
محمد اجمل فاروقی	〃
عبدالمعیذ	〃
اقتدار احمد	〃
اشتیاق احمد	〃
محمد عطاء الرحمٰن	〃
مزمل الدین	〃
رفعت شفیق	〃
سلمان الدین	〃
ابو طلحہ	〃
محمد عمران	〃
مغیث الرحمٰن	〃
محمد عالمگیر حسن	〃
جنید احمد	مترقی
خلیق الرحمٰن	〃
محمد افضل فاروقی	〃
محمد انیس خاں	〃
محمد ابراہیم شرقی	〃
محمد اطہر الحق	〃
احمد جلیس لاری	ضمنی کتاب الجرق(۱)
محمد سلمان	القراءۃ، انشاء اردو(۲)
محمد عمیر خاں	فیل
محمد فاروق خاں	〃
معتصم باللہ	〃
محمد اسمٰعیل	محفوظ مطالبہ فیس 50/-

ہشتم معہد مہپت مئو

نام	نتیجہ
معین الدین	پاس
رحمت علی	〃
فرید احمد	〃
ظہیر الاسلام	〃
ابو طیث	〃
فیض الرحمٰن	〃

اعدادیہ

نام	نتیجہ
عبدالرؤف خاں	پاس
محمد صادق	〃
ممتاز احمد	〃
خالد شفیق	〃
اکبر حسین	〃
نقی احمد	〃
عزیز الرحمٰن	〃
غفران احمد	〃
سید ابوالقاسم	〃
طارق اختر	〃
محمد شریف	〃
امتیاز عالم	〃
جلال الدین شاہ	مترقی
مختار عالم	〃
احسان الحق	〃
امتیاز احمد غازی پوری	〃
محمد مسلم	〃
محمد شمیم	〃
محمد آفاق	〃
محمد عامر	〃
احمد حسن	〃
عبدالعلیم خاں	〃
نجم الاسلام	ضمنی قصص(۱)، اردو(۲)
محمد احسن لکھنوی	〃 کتاب النحو(۱)، قصص(۲)
محمد سعود	〃 کتاب النحو(۱)، قصص(۲)
عبدالستار	فیل
ابوالہشام	〃
محبوب عالم	〃
مسعود عالم	〃
محمد افروز عالم	محفوظ انشاد فی الصف
جمال احمد	〃 مطالبہ فیس خوراک 188/-
محمد عتیق احمد	〃 360/-

ثانویہ رابعہ الف

نام	نتیجہ
محمد عمران	پاس
امان اللہ	〃
نبی احمد	〃
محمد اختر	〃
محمد حماد	〃
صبور احمد	〃
اکبر علی	〃
محمد نجیب اللہ خاں	〃
آفتاب الدین	〃
محمد سلیم	〃
عبدالمتین	〃
جلال الدین	〃
محمد حسنین عالم	〃
زین العابدین	〃
محمد وصی اللہ	〃
جاوید عالم	〃
خورشید احمد	〃
ابو شمیم	〃
محمد نور عالم	〃
خورشید جمال صادق	〃
فضل الرحمٰن	〃
انوار الحق	〃
محمد عثمان شریف	〃
محمد حسام الحق	〃
محمد ایوب	مترقی
تشکیل احمد	〃
ابو محمد عامر	〃
فیاض احمد	〃
شاہد علی	〃
محمد بیشکار	〃
محمد صہیب قریشی	〃
ابوالحسن	〃
سید کلیم اللہ	〃
شاہ معروف عثمانی	〃
فضل الحفیظ معظم	ضمنی الفقہ المیسر(۱)
محمد عرفان صدیقی	〃 علم التعریف مغو(۲)
ظفر الدین	〃 علم التعریف(۱)
امداد اللہ	〃 الفقہ المیسر(۱)، القراءۃ(۲)
قمر الدین	〃 القراءۃ، انگریزی
خورشید عالم	فیل
عبدالمالک	〃
عبدالسمیع زبیر احمد	فیل
سعید احمد	〃
محمد رضوان صدیقی	〃
سیف الحسن مجیبی	〃
حبیب الرحمٰن	محفوظ مطالبہ خوراک 145/-
محمد صلاح الدین	〃 145/-

ثانویہ رابعہ ب

نام	نتیجہ
پرویز کوثر	پاس
محمد نعمان خاں	〃
محمد آفتاب عالم	〃
منہاج الدین	〃
صفی اللہ	〃
محمد فرقان	〃
عبداللہ	〃
ضیاء الرحمٰن گونڈوی	〃
نعمت اللہ اعظمی	〃
شاہد اختر	〃
محمد عمران خان	〃
شکیل احمد	〃
نور احمد	〃
محمد توقیر احمد	〃
محمد مشرف	〃
محمد مصطفیٰ	〃
محمد اصغر	〃
ابوبکر	〃
محمد لقمان	مترقی
ارشاد احمد ٹینوی	〃
نعیم الرحمٰن صدیقی	〃
محمد علی جوہر	〃
سراج الدین	〃
نثار احمد	〃
محمد مشتاق	〃
محمد جمال اسعد	〃
عبدالقادر	〃
کلیم اللہ	〃
قمر الدین	〃
محمد جنید	ضمنی الفقہ المیسر(۱)، علم الانشاء(۲)
منہاج الحق	〃 الفقہ المیسر(۱)، قصص
ابرار احمد	علم التعریف(۱)، انگریزی(۲)
حامد الغازی	قصص(۱)، انگریزی
محمد اسلام بارہ بنکوی	القراءۃ(۱)، علم الانشاء(۲)
محمد ادریس اختر	ضمنی القراءۃ(۱)، علم الانشاء(۲)
محمد سہیل عالم	〃 الفقہ المیسر، قصص(۲)
محمد سراج الدین	〃 الفقہ المیسر، انگریزی(۲)
شاہد جمال	〃 الفقہ المیسر، قصص(۲)
محمد شمامہ	〃 الفقہ المیسر، قصص(۲)
محمد زبیر طاہر	فیل
عبدالمتین	〃
ارشاد احمد	〃
محمد خالد	〃
عبدالرحمٰن	〃
محمد عبدالحی	〃
محمد شہاب الدین	محفوظ خوراک 40/-
محمد شہید خاں	〃 40/-
مظہر اللہ	〃 مطالبہ فتوی

ثانویہ خامسہ الف

نام	نتیجہ
محمد یحییٰ	پاس
ندیم احمد	〃
محمد ہارون	〃
سراج العارفین	〃
طفیل احمد	〃
اخلاق احمد خاں	〃
محمد خالد خاں	〃
سید سہیل احمد	〃
پرویز عالم	〃
اختر جمال منزل	〃
عقیل اللہ	〃
اخلاق احمد	〃
احرار احمد	〃
الیاس الدین	〃
محمد احمد عمر	〃
محمد انظر	〃
محمد یوسف	〃
وصی اختر	〃
محمد اسعد عالم	〃
وصی اللہ عبدالرحمٰن	〃
محمد عالم محمد احمد	〃
محمد سمیع اللہ	〃
وصی اللہ احسان	〃
سعید الرحمٰن	〃
حمید احمد	〃
خالد بیگ	〃
معراج الدین	〃
عبدالکریم	〃
عبدالرحیم	〃
محمد اصغر	〃
زاہد اللہ	پاس
فضل الرحمٰن	〃
محمد منہاج الاسلام	〃
ملک محمد یعقوب	〃
محمد طیب اطہر	مترقی
قیس مظفر	〃
محمد صدیق	〃
عبدالجلیل	〃
محمد رئیس خاں	〃
امین اللہ	〃
معاذ احمد	〃
محمد انور	〃
محمد اطہر	〃
حفیظ الرحمٰن	ضمنی نظام الخدمۃ(۱)، (۲)
محمد ادریس خاں	〃 الفقہ، التہذیب
محمد اختر خاں	〃
محمد ایوب جلیس	محفوظ مطالبہ فیس 215/-
تحسین احمد نور	مطلوب انشاد فی الصف

ثانویہ خامسہ ب

نام	نتیجہ
محمد سعود	پاس
ضیاء المعصوم	〃
محمد جمال خاں	〃
سید نصر اللہ	〃
محمد ذکر اللہ	〃
ثناء اللہ	〃
وکیل احمد	〃
اختر الاسلام	〃
محمد ابرار	〃
ضیاء الرحمٰن	〃
عبدالغفار	〃
تحسین خاں	〃
احمد عثمان لکھنوی	〃
عثمان غنی	〃
محمد مظہر عالم	〃
محمد اسلام	〃
محمد اسلم منصور	〃
شہباز عالم	〃
سراج الدین خاں نعیمی	〃
محمد اخلاق	〃
عباد اللہ خاں	〃
اختر جمال مرشد	〃
محمد طارق متین	〃
سید محمد حامد	〃
محمد فہیم الدین	〃
تشکیل احمد	〃
قمر الدین گیاوی	پاس
احمد عبدالرحیم	〃
عبدالمجید انصاری	مترقی
محمد اطہر بھٹکلی	〃
محمد شمس الضحیٰ	〃
محمد احمد ظفر	〃
محفوظ الرحمٰن	〃
سلطان احمد	〃
محمد احمد مقبول	〃
محمد رمضان	〃
محمد عارف	〃
محمد فاروق	〃
محمد محتشم	〃
سراج الحسن	〃
عزیز الرحمٰن اٹاوی	ضمنی قدوری(۱)، انگریزی(۲)
محمد احسن	〃 تہذیب(۱)
نعیم اختر	〃 تہذیب(۱)، انگریزی(۲)
عبدالمتین انظر	〃 انگریزی
احمد سعید	فیل
محمد حنیف	〃
عبدالباقی صدیقی	〃
محمد ریاض	محفوظ مطلوب انشاد
سید عبدالرحیم	〃 خوراک 267/-
محمد سراج احمد	〃 274/-

عالیہ اولیٰ الف

نام	نتیجہ
محمد اجمل	پاس
ذوالفقار احمد	〃
نقی احمد	〃
محمد نسیم ہردوئی	〃
راشد عالم اعظمی	〃
نواب حسن	〃
محمد طلحہ	〃
محمد راشد	〃
تصور علی	〃
معید احمد	〃
محمد لقمان	〃
جنید احمد	〃
محمد زبیر	〃
محمد ارشاد	〃
عبدالرشید	〃
معین الحق	〃
محمد امین کوکنی	〃
محمد اسمٰعیل سلطان پوری	〃
محمد الطاف	〃
محمد مشتاق	〃
محمد سرور	پاس
نسیم اختر شفیق	〃
محمد اسرائیل	〃
عبدالستار	〃
غلام مصطفیٰ	〃
محمد مصطفیٰ	〃
محمد اعظم	〃
محمد حسن اللہ	〃
شمیم احمد	〃
محمد عبدالحفیظ	〃
جمال الدین	〃
منصور عالم	〃
عبدالرحمٰن	〃
محمد حسین	〃
محمد محفوظ عارف	مترقی
محبوب السلام	〃
عبدالحکیم	〃
محمد اشفاق الرحمٰن	〃
مرزا شفیق احمد بیگ	ضمنی انگریزی، وقار
سلیمان خاں	〃 شرح وقایہ، ریاض
آفتاب عالم	〃 تفسیر، ریاض الصالحین
قمر الدین	شرح وقایہ، ریاض الصالحین
عبدالمنان	شرح وقایہ (۲)
مجیب الحق	〃 تفسیر، ریاض الصالحین
محمد عرفان اٹاوی	〃 ریاض الصالحین، انشاد
تصدق حسین	تفسیر، انگریزی
محمد نسیم اختر	انشاد
سید مختار احمد	انشاد، ریاض الصالحین
قمر الزماں	فیل
عبدالحق	〃
نظام الدین خاں	〃
عبدالحلیم	〃
سہیل احمد	〃
محمد اکرام الحق	〃
سید حبیب اللہ	〃
یقین عالم	〃
زین العابدین	محفوظ خوراک 559/-
محمد انوار الحق	〃 422/-
محمد ابوبکر صدیق	〃 دفتر 500/-
قیصر عزیز ہاشمی	〃 خوراک 92/-
محمد ناظم اسنول	انشاد فی الصف، مطلوب
نصیر احمد	〃

عالیہ اولیٰ ب

نام	نتیجہ
محمد شاہد جمال	پاس
محمد صبغت اللہ	〃

عبدالسلام	پاس
وحید احمد	〃
محمد اعتصام الحق	〃
ارشاد الحق	〃
مرزا سہیل احمد	〃
سالم مسعود	〃
جمشید احمد	〃
محمد اجمل	〃
محمد شمیم عالم	〃
محمود عالم	〃
شبیر احمد	〃
شمشاد احمد	〃
محمد خالد خاں	〃
محمد عرفان	〃
محمد ابوالکلام	〃
محمد مسیح الرحمٰن	〃
سہیل احمد خاں	〃
عبیداللہ	〃
ابوالکلام	〃
خالد اشرف	〃
سید عاصم مولائی	〃
محمد اسلم	〃
محمد یمین اشرف	〃
نعیم الظفر	〃
محمد رضوان الحق	〃
محمد رفیق	〃
محمد رفیق آدم	〃
عبدالمنعم	〃
سلیمان احمد	〃
محمد قمر توحید	〃
محمد انعام الحق	〃
شمیم اختر	〃
انور عظیم	〃
اشفاق احمد رضوی	〃
انعام الحق یٰسین	مترقی
مجیب اکرام	〃
محمد اکرام خاں	〃
شاہد انور	〃
حامد حسین	〃
رزین اشرف	〃
محمد اختر	〃
شاکر خاں	〃
طارق شفیق	〃
محمد عرفان کوثی	ضمنی ریاضی، انگریزی
سید محمد جیلین	〃 〃
سید محمود حسن حسنی	〃 شرح وقایہ
خالد الاعظم	〃 ریاضی

محمد ولی حیدر مین	ضمنی انگریزی
اقبال اختر	〃 انگریزی
عبدالرحمٰن	〃 انگریزی
محمد مجیب الرحمٰن	〃 ریاضی، انگریزی
عبدالمطلب	〃 شرح وقایہ، انگریزی
محمد ریاض الدین	〃 انگریزی
سراج احمد	〃 شرح وقایہ
محمد امین	〃 ریاضی، [illegible]
اقبال احمد	〃 ریاضی، انگریزی
سید محمد عمیر حسنی	〃 ریاضی، [illegible]
ذاکر حسین	〃 ریاضی، انگریزی
عبدالقدیر	〃 ریاضی، [illegible]
عبدالحکیم	فیل
محمد وسیم	〃
عبدالکریم	〃
محمد عمران الفراہی	محفوظ خوراک -/235
مشیر احمد	اجازت ضمنی
فیض الحق	کاپی کالعدم فیل

عالیہ ثانیہ الف

محمد فہیم اختر	پاس
محمد سہراب	〃
محمد عزیز	〃
محمد قمر	〃
محمد فضل الرحمٰن	〃
حافظ محمد عارف	〃
رضوان احمد دربھنگوی	〃
محمد قیصر عالم	〃
محمد طاہر	〃
رضوان احمد گیاوی	〃
آفتاب احمد	〃
زبیر احمد رانچوی	〃
مسعود احمد	〃
طفیل احمد	〃
معز الدین	〃
عبدالوہاب	〃
محمد طاہر شامو	〃
اشفاق احمد	〃
شفیع احمد	〃
عبدالرحمٰن مظفر نگری	〃
محمد اسلام	〃
محمد حسن	〃
انوار عالم	مترقی
شمیم اختر	〃
سعید الزماں	〃
محمد نسیم الدین	〃

مجیب اختر	ضمنی مشکوٰۃ
انیس احمد	〃 ہدایہ، منطق
محمد یحییٰ	〃 منطق و تاریخ
زبیر احمد	〃 مختارات والشعر
نذیر حسین	〃 قرآن، مختارات والشعر
نسیم احمد اعظمی	〃 منطق و تاریخ
شفیع الاسلام	〃 منطق و تاریخ
محمد اسمٰعیل	〃 منطق و تاریخ
صداقت حسین خاں	〃 منطق و تاریخ
حبیب الرحمٰن	〃 منطق و تاریخ
ابوالکلام	〃 منطق و تاریخ
محمد اللہ	〃 انگریزی
ابوالکلام بن موسیٰ	〃 مختارات والشعر
محمد صغیر خاں	〃 منطق و تاریخ
محمد سلیمان	فیل
محمد شریف	〃
محمد مزمل	〃
جمیل احمد	〃
ابوالقاسم	〃
عبدالحیٔ	〃
محمد عثمان غنی	محفوظ از دفتر -/125
فیض الحق	محفوظ خوراک -/50
ریاض الحق	〃 〃 -/50
عبدالحمید نیپالی	پاس

عالیہ ثانیہ ب

فیروز اختر	پاس
جاوید ندیم	〃
ظفر عالم	〃
محمد اسرافیل	〃
محمد اسلم	〃
محمد عباس	〃
دبیر عالم	〃
محمد یعقوب	〃
محمد رضوان بارہ بنکوی	〃
شکیل احمد	〃
محمد شفقت علی	〃
عبدالرؤف	〃
محمد مصطفیٰ	〃
محمد رضوان الحق	〃
محمد مشتاق	〃
حسنین اختر	〃
عبدالباقی	〃
محمد حسن رضا	مترقی
عبدالحق	〃
منیر احمد	〃

محمد صبغت اللہ	مترقی
انیس الحق	〃
دوست محمد	〃
محمد فہیم	〃
محمد ناظم	〃
عزیز احمد	〃
امان اللہ مظہری	〃
محمد صلاح الدین	〃
ذکاء اللہ خاں	〃
محمد صہیب	〃
محمد اکبر	ضمنی منطق و تاریخ
فیاض احمد	〃 منطق و تاریخ
شبیر احمد	〃 مختارات، منطق
زین الدین	〃 ہدایہ، انگریزی
فرید احمد	〃 مختارات، منطق
محمد نسیم اختر	〃 قرآن، انشاء
عمر فاروق	فیل
خطیب احمد	〃
محمد نعیم	〃
عبدالمنصور	〃
محمد ادریس	〃
منیر الدین	〃
عبدالملک	〃
فیروز عطا	محفوظ خوراک -/325
مبین احمد صدیقی	محفوظ
شعیب رضا	ضمنی مختارات منطق

نتیجہ مدرسہ نور الاسلام سنسری نیپال
عالیہ ثانیہ

محمد خورشید عالم	پاس
محمد شمس الدین	〃
محمد ریاض الدین	مترقی
طیب حسن	ضمنی انشاء
عبدالمجیب	〃 ہدایہ، مختارات
جاوید اختر	〃 انشاء
عبدالقدوس	〃 انشاء
محمد مشتاق	فیل
فرید الدین	〃
محمد عثمان	〃

خصوصی اول

محمد سرور	پاس
عبدالعزیز انڈونیشی	〃
محمد عتیق صدیقی	〃
محمد وکیل	〃
محمد علی بن موسیٰ	〃

سید جلال الدین اشرف	پاس
محمد ریاض الحنیف	〃
ہارون محمد صالح	〃
کے سی عبدالرحیم	〃
ناظم کیرنسی	〃
ناظرین	〃
روکسمان	مترقی
شافعی بن محمود	ضمنی النحو، القراءۃ [illegible]
منور رضا رضوی	فیل

علیا اولیٰ شریعہ

محمد طیب	پاس
محمد کمال اختر	〃
نذیر احمد	〃
ابرار احمد	〃
عبداللطیف	〃
محمد انور حفیظ	〃
رشید احمد	〃
سہیل احمد	〃
انکشاف احمد	〃
لئیق احمد	〃
محمود الحسن	〃
محمد بشیر	〃
محمد عارف	〃
قرآن احمد صدیقی	〃
اسد اللہ خاں	〃
محمد امتیاز احمد	〃
خواجہ معین الدین	〃
محمد شاہین	〃
مطلب حسن	〃
محمد موسیٰ	〃
محمود احمد اعظمی	〃
سلامت اللہ بیگ	〃
محمد ایوب	مترقی
فخر الحسن	〃
محمد یعقوب	〃
عبدالقیوم	〃
محمد عارف اعظمی	〃
محمد سراج	〃
نذیر احمد سمرادی	〃
عباد الرحمٰن	ضمنی ابوداؤد
آفاق منظر	مسلم شریف
محمد یونس	الانشاء
داؤد بن عمر	فیل
عبید الرحمٰن کیہاری	〃

عالیہ ثالثہ ادب

عبدالرحیم ٹونکی	پاس
مظہر علی	〃
عبدالقادر	〃
عطاء اللہ	〃
عبدالسلام	〃
محمد زاہد	〃
نعیم الظفر رحمانی	〃
خلیل احمد	〃
محمد اسرائیل	〃
محمد خبیب	〃
محمد شکیل احمد ساجد	〃
محمد اشفاق	〃
محمد حسن	ضمنی شرح ابن عقیل
محمد اسرار	〃 تاریخ وجغرافیہ
محمد نذیر الدین	〃 انشاء ومطالعہ
محمد یٰسین صادق	〃 قرآن، انشاء ومطالعہ
سید کفایت اللہ	〃 شرح ابن عقیل، انشاء ومطالعہ
شاہ محمد امین خاں	مترقی
مامون رشید	فیل
الطاف حسین	〃
عبدالحکیم محمد اسحٰق	〃
حافظ عبدالمبین گونڈوی	〃
ثناء اللہ	محفوظ [illegible]
محمد طیب	فیل

علیا اولیٰ ادب

حبیب احمد	پاس
محمود الحسن	〃
ولی اختر	〃
محمد امین بستوی	〃
فیروز عالم	〃
محمد منصور عالم	〃
محمد احمد خاں	〃
احمد جلال الدین	〃
محمد امین محمد عبداللہ	〃
سعید احمد	ضمنی فقہ و بلاغت
سعید الظفر	〃 فقہ و بلاغت، [illegible]
عبدالعلیم عبداللہ	فیل

معہد الدعوۃ

محمد ارشاد	پاس
منور علی	〃
مادروی زین الدین	فیل

خصوصی ثانی

سعید الرحمٰن	پاس
حسین عبدالغنی	〃
محمد صدیق	〃
افتخار عالم	〃
محمد بن الطالب	〃
خالد سعید	〃
محمد رضی	〃
عزیز بن جنوح	〃
اسمٰعیل خاں	〃
ظہیر اسلم	مترقی
محسن بن حسن	〃
فرید بن ابراہیم	ضمنی خط القرآن، تفسیر
احمد چہ اداع	〃 النحو، تفسیر
مت رحیم	〃 خط القرآن، النحو والصرف
یوسف بن جنوح	〃 خط الحروف، تہذیب [illegible]
محمد صابر بن عبدالصمد	〃 القراءۃ، قصص
معروف بن عدنان	〃 القراءۃ
حامد با محمد عبداللہ	فیل
عثمان خیری	〃
نک محمد اجون	〃
بدر الدین	محفوظ دفتر -/45
بادشاہ بخت و پٹیل	〃 دفتر -/86

خصوصی ثالث

محمد ابوبکر ہارون	پاس
عبدالرحمٰن موڈا	〃
صدر الدین	〃
عبداللہ بن یعقوب	〃
عبدالرحیم مت علی	〃
محمد بن زکریا	〃
محمد بشیر کراوی	〃
محمد نعیم	〃
بی اے عبدالرؤف	〃
منظر احمد ڈیگو	〃
محمد صبری بن حاج رجب	〃
احمد محمد	مترقی
رزالی بن محمد امین	〃
تاج العارفین	〃
عبدالرحیم افریقی	ضمنی مشکوٰۃ، خط الحروف
سید اسمٰعیل افریقی	〃 مشکوٰۃ، خط الحروف
محمد محی الدین اسمٰعیل	〃 مشکوٰۃ، خط الحروف
محمد رشدی	〃 مشکوٰۃ
محمد شکری	〃 مشکوٰۃ، تاریخ اسلام
مصطفیٰ کیراوی	〃 مشکوٰۃ، خط الحروف

مختار بن محمود	ضمنی مشکوٰۃ
محمد خالد	فیل
عبدالرزاق	〃
طہٰ شافعی	〃
روشنان	〃
سید کمال اللہ بخاری	محفوظ از دفتر -/300
عثمان یوسف	-/200 بقیہ [illegible]

ملحقہ مدارس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ثانویہ رابعہ، نگرام

ہارون رشید	پاس
خطیب الرحمٰن	〃
اسرائیل احمد	〃
محمد روح	〃
عثمان غنی	〃
محمد انوار عالم	مترقی
مشیر عالم	〃
گلزار احمد	〃
منصور عالم	〃
محمد سیف اللہ	〃
عبدالرؤف	〃
نفیس احمد	فیل
شکیل احمد	〃
شمیم احمد	ضمنی علم النحو [illegible]

جلیلیہ جرول
ثانویہ رابعہ

محمد صابر	پاس
احمد علی	مترقی

رحمانیہ گریڈیہہ
ثانویہ رابعہ

محمد نظام الدین	پاس
محمد منور حسین	ضمنی
عبدالجبار	〃
کرامت علی	〃

اجین
ثانویہ رابعہ

محمد رفیق بن عبدالحکیم	فیل

(بقیہ ص ۱۷ پر)